اسلامی احکامات کی حکمتیں (حصہ دوم)

موضوع

پانچ نمازوں کی حکمت

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

مصنف

محمد شفیق حنان عطاری المدنی فتحپوری

خصوصی و عمومی امامت کورس اپریل ۲۰۱۸

کتاب : اسلامی احکامات کی حکمتیں(حصہ دوم)

موضوع: پانچ نمازوں کی حکمت

مصنف : مولانا محمد شفیق عطاری المدنی فتحپوری

تصحیح : کیف برکاتی، یاسر عطاری

کمپوزنگ : مولانا محمد شفیق عطاری المدنی فتحپوری

بارِاوّل : اپریل ۲۰۱۸

صفحات : ۶۴

تعداد : ۱۱۰۰

باہتمام : خصوصی و عمومی امامت کورس (آگرہ) اپریل ۲۰۱۸

پتہ: : (فیضانِ مدینہ، تاج نگری فیس ۲ تاج گنج آگرہ یوپی الہند) Pin code: 282001

Mb: 8808693818

میں اپنی اس تصنیف کو اپنے رہبر و مقتدی، سیدی و مرشدی، شیخ طریقت امیر اہلِ سنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی

(زید مجدہ و شرفہ و علمہ و عملہ و عمرہ)

کی بارگاہ میں پیش کرتا ہوں

محمد شفیق عطاری المدنی فتحپوری

کلامِ شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی (دامت برکاتہم العالیہ)

عمل کا ہو جذبہ عطا یا الٰہی
گناہوں سے مجھ کو بچا یا الٰہی

میں پانچوں نمازیں پڑھوں با جماعت
ہو توفیق ایسی عطا یا الٰہی

میں پڑھتا رہوں سُنّتیں وقت ہی پر
ہوں سارے نوافل ادا یا الٰہی

دے شوقِ تلاوت دے ذوقِ عبادت
رہوں با وضو میں سدا یا الٰہی

ہو اَخلاق اچھا ہو کردار سُتھرا
مجھے مُتّقی تُو بنا یا الٰہی

نہ نیکی کی دعوت میں سُستی ہو مجھ سے بنا شائقِ قافلہ یا الٰہی
صدائے مدینہ دُوں روزانہ صدقہ ابوبکر و فاروق کا یا الٰہی
سبھی مُشت داڑھی و گیسو سجائیں بنیں عاشقِ مصطفیٰ یا الٰہی
ہر اِک مدنی انعام اے کاش پاؤں کرم کر پئے مصطفیٰ یا الٰہی

غُصیلے مزاج اور تَمَسخُر کی خصلت
سے عطار کو تو بچا یا الٰہی

کلماتِ مسرّت

دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضان صدیق اکبر آگرہ میں درس نظامی کی تعلیم کے ساتھ ساتھ بحمدہ تعالیٰ پانچ ماہ کا رہائشی امامت کورس کا بھی سلسلہ ہے جس میں اسلامی بھائیوں کو امامت کے مسائل اور قراءت کی تعلیم احسن انداز میں دی جاتی ہے تا دم تحریر اب تک دو کورس ہو چکے ہیں اور ابھی ایک ساتھ امامت کورس کے دو درجوں کا سلسلہ جاری و ساری ہے جس میں سے ایک درجہ خصوصی امامت کورس کا اور دوسرا درجہ عمومی امامت کورس کا ہے۔ الحمد للہ عزوجل خصوصی و عمومی امامت کورس کے اسلامی بھائیوں نے اپنے کورس کے اختتام پر مولانا محمد شفیق عطاری المدنی فتحپوری کی تصنیف اسلامی احکامات کی حکمتیں حصہ دوم موضوع پانچ نمازوں کی حکمت چھپوا رہے ہیں۔ اللہ رب العالمین ان تمام معاونین کو محبوبِ کونین ﷺ کے صدقے و طفیل دارین کی برکتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

معاونین کے اسمائے گرامی

خصوصی امامت کورس

عبد الرقیب عطاری، دلشاد عطاری، ساجد رضا، عمران رضا، سلمان عطاری، کلیم اشرف رضوی، شہباز رضا، غلام نبی، حافظ عبد الخالق، حافظ ابرار، محمد ابراہیم رضا، شفیق قادری، اقرار عطاری، محمد حسان رضا، اظہر الدین، سرفراز، عبد الربانی، اظہار اشرف، راحت علی، غلام رہبر۔

عمومی امامت کورس

محمد شمشیر عطاری، محمد علی ازہری بلیہ، محمد ناصر ازہری، محمد غفران ازہری، محمد آل نبی رضوی، محمد ناظم ازہری، محمد مسلم ازہری، محمد ریاض الدین ازہری، محمد خالد ازہری، محمد وحید عطاری، محمد الطاف عطاری، محمد صادق عطاری، شہنواز احمد عطاری۔

خصوصی و عمومی امامت کورس اپریل ۲۰۱۸

تعارفِ مصنف

نام محمد شفیق خان، والد کا نام محمد شریف خان ہے، سلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ میں شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ سے ۲۰۰۴ء میں بیعت ہونے کی وجہ سے اپنے نام کے ساتھ عطاری لکھتے ہیں، آپ کی ولادت قصبہ لَلَوْلِی ضلع فتح پور ہنسوا صوبہ یوپی ہند میں ہوئی، آپ کی تاریخِ پیدائش ۱۰ جون ۱۹۸۶ء ہے۔

مولانا نے ابتداءً ہندی انگلش کی تعلیم حاصل کر کے سن ۲۰۰۰ء میں AC کا کام سیکھنے اور کرنے کے لئے بمبئی چلے گئے تھے اور وہاں پر ۴ سال قیام کیا پھر ۲۰۰۴ء میں اپنے وطن لوٹے، اور وطن میں ہی دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ملا، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے کے بعد مختلف کورسز کئے اور ۲۰۰۶ء میں اپنے ہی علاقہ کے دار العلوم بنام جامعہ عربیہ گلشنِ معصوم قصبہ للولی میں قاری اقبال احمد عطاری سے قرآنِ پاک ناظرہ اور حضرت مولانا عتیق الرحمٰن مصباحی سے درسِ نظامی کے درجۂ اولی اور کچھ درجۂ ثانیہ کی کتابیں پڑھی، اس کے بعد مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے چریا کوٹ ضلع مؤ تشریف لے گئے اور وہاں درجۂ ثانیہ مکمل کرنے کے بعد اہلسنت کے عظیم علمی ادارے الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ میں مطلوبہ درجۂ ثالثہ کا ٹسٹ دیا اور بفضلہ تعالی کامیاب ہونے کے بعد درجۂ ثالثہ وہیں پڑھی، پھر درجۂ رابعہ دار العلوم غوثیہ (جو ضلع اعظم گڑھ کے گاؤں سَرَیّا میں واقع ہے) میں مکمل کی پھر اس کے بعد دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ عطار نیپال گنج، نیپال میں داخلہ لیا اور درجۂ خامسہ سے دورۂ حدیث تک کی تعلیم وہیں مکمل فرمائی، ۲۰۱۴ء میں فراغت کے بعد تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لے گئے اور ایک سال وہاں تدریس فرمائی، پھر مزید تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز کے حکم پر بنگلہ دیس کے دار الحکومت ڈھاکہ کے جامعۃ المدینہ تشریف لے گئے، اور وہیں پر دعوتِ اسلامی کے جامعات کے درجۂ ثانیہ میں چلنے والی

علمِ صرف کی کتاب بنام مراح الارواح کی اردو شرح بنام **شفیق المصباح** اور درجۂ رابعہ میں چلنے والی علمِ نحو کی کتاب بنام شرح جامی کی اردو شرح **الشفیق النعمانی** تصنیف فرمائی۔

اس کے بعد پھر جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لاکر درجۂ ثانیہ میں چلنے والی حدیث کی کتاب بنام الاربعین النوویہ کی اردو شرح **شفیقیہ**، درجۂ اولی اور ثانیہ میں چلنے والی عربی ادب کی کتاب بنام نصاب الادب کی اردو شرح **شفیق الادب**، درجۂ اولی میں چلنے والی علمِ نحو کی کتاب بنام خلاصۃ النحو کی اردو شرح **شفیق النحو**، ابتدائی طلبہ کے لئے عربی میں مضبوطی کے لئے **عربی عبارت کا ترجمہ کرنے کا طریقہ اور عربی بولنے اور لکھنے کا طریقہ** تحریر فرمائی، مزید عوام الناس کے لئے غفلت اڑا کر فکرِ آخرت پیدا کرنے والے واقعات کا مجموعہ بنام **مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ**، نصیحت آموز واقعات پر مشتمل کتاب **بنام کَیْفَ اَصْبَحْتَ**، اور مقررین و واعظین کے لئے دلچسپ اور مدلل خطابات پر مشتمل کتاب **خطباتِ شفیقیہ**، درجۂ رابعہ میں داخل علمِ منطق کی کتاب بنام شرح تہذیب کی اردو شرح **شفیق الترغیب**، حکمتوں پر مشتمل کتاب **اسلامی احکامات کی حکمتیں** پانچ حصے، دینی و دنیوی امور کی حکمتوں پر مشتمل کتاب **ایسا کیوں؟**، تحریر فرمائی۔

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ موصوف کو بے بہا برکات و ثمرات سے نوازے اور اس کارہائے نمایہ کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا کر کے موصوف کے لئے توشۂ آخرت بنائے آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔

الحمد للہ اللطیف و الصلوۃ السلام علی رسولہ الشفیق اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ و السلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم　　وعلی الک و اصحابک یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درود شریف کی فضیلت

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ، وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ۔

ترجمہ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرودِ پاک پڑھا اللہ عزوجل اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، دس گناہ مٹاتا ہے اور دس دَرَجات بُلند فرماتا ہے۔ (نَسائی ص ۲۲۲ حدیث ۱۲۹۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وجہ تصنیف

اللہ عزوجل کا کروڑہا کروڑ احسان کہ اس نے ہمیں انسان بنایا اور اسلام کی دولت سے سرفراز فرمایا اور ہماری بھلائی کے لئے اس نے ہم پر کچھ احکام فرض فرمائے جن کو ہم اسی کی توفیق سے دل و جان سے مانتے اور بخوشی ان پر عمل کرتے ہیں۔ لیکن ہمارے معاشرے میں بعض ایسے افراد بھی پائے جاتے ہیں جو علمِ دین سے دوری کے سبب آئے دن اسلامی احکامات پر چوں و چراں کرتے ، اسلامی احکامات کو عقلی ترازو پر تولتے دکھائی دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسلام نے جو ہم پر احکام فرض فرمائے ہیں ان کی کیا حکمت ہے؟

لہذا ضرورت محسوس ہوئی کہ کوئی ایسی کتاب ہونی چاہیئے جس میں اسلامی احکامات کی حکمتیں اور عقلی دلائل موجود ہوں جس سے اسلامی احکامات کی اہمیت اجاگر ہو سکے، انہی حالات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے کتاب بنام اسلامی احکامات کی حکمتیں حصہ اول موضوع عقائد کی حکمتیں کے بعد حصہ دوم موضوع پانچ نمازوں کی حکمت کو تحریر کیا گیا ہے۔ اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو مقبولیت عطا فرمائے اور عوامِ اہلِ سنت کے لئے نفع بخش بنائے۔ آمین۔

از محمد شفیق خان العطاری المدنی فتحپوری

نماز اہم فریضہ ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نماز پنجگانہ اللہ عزّوجل کی وہ نعمتِ عظمٰی ہے کہ اس نے اپنے کرمِ عظیم سے خاص ہم کو عطا فرمائی ایمان و تصحیح عقائد مطابق مذہب اہل سنت وجماعت کے بعد نماز تمام فرائض میں نہایت اہم واعظم اور دین کا ستون ہے۔ قرآنِ مجید واحادیثِ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اس کی اہمیت سے مالامال ہیں، جابجا اس کی تاکید آئی اور اس کے تارکین پر وعید فرمائی، قرآن کریم میں کم وبیش سات سو(۷۰۰) مقامات پر اس کا تذکرہ ہے اور کئی مقامات پر اس کے قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے (نصاب اصول حدیث مع افاداتِ رضویہ ص ۱۲) نیز نماز اللہ تعالیٰ کی یاد کا ذریعہ بھی ہے چنانچہ پارہ ۱۶ سورۃ طٰہٰ آیت نمبر ۱۴ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

اِنَّنِیْۤ اَنَا اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدْنِیْۙ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ ﴿۱۴﴾

ترجمہ کنزالایمان: بیشک میں ہی ہوں اللہ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری بندگی کر اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھ۔

اس آیت کے تحت صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی لکھتے ہیں: تاکہ تو اس میں مجھے یاد کرے اور میری یاد میں اخلاص اور میری رضا مقصود ہو، کوئی دوسری غرض نہ ہو اسی طرح ریا کا دخل نہ ہو یا یہ معنٰی ہیں کہ تو میری نماز قائم رکھ تاکہ میں تجھے اپنی رحمت سے یاد فرماؤں۔
فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ ایمان کے بعد اعظم فرائض نماز ہے۔ (تفسیرِ خزائن العرفان)

اور حدیثِ پاک میں فرمایا گیا:۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بُنِيَ الإِسْلاَمُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ، وَإِقَامِ الصَّلاَةِ ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالْحَجِّ ، وَ صَوْمِ رَمَضَانَ. "صحیح مسلم"، کتاب الإیمان، باب بیان أرکان الإسلام... إلخ، الحدیث: ۲۱۔(۱۶)، ص ۲۷.
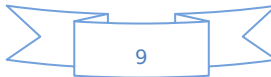
ترجمہ: حضرتِ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: "اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اس امر کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں، اور نماز قائم کرنا اور زکاۃ دینا اور حج کرنا اور ماہِ رمضان کا روزہ رکھنا۔"

قرآن میں لفظِ صلوۃ کتنی مرتبہ آیا ہے؟

قرآنِ کریم میں لفظِ صَلٰوۃ کم و بیش ٦٧ مرتبہ اور لفظِ صَلَوٰت ٥ مرتبہ آیا ہے جس کی تفصیل یہ ہے:

لفظِ صلوۃ سورۃ البقرۃ میں ٩ بار، سورۃ النساء میں ٩ بار، سورۃ المائدۃ میں ٦ بار، سورۃ الانعام میں ایک بار، سورۃ الاعراف میں ایک بار، سورۃ الانفال میں ایک بار، سورۃ التوبۃ میں ٥ بار، سورۃ یونس، ہود اور رعد میں ایک ایک بار، سورۃ ابراہیم میں ٣ بار، سورہ بنی اسرائیل میں ایک بار، سورہ مریم میں ٣ بار، سورہ طٰہٰ میں ٢ بار، سورۃ الانبیاء میں ایک بار، سورۃ الحج میں ٣ بار، سورۃ النور میں ٤ بار، سورۃ النمل میں ایک بار، سورۃ العنکبوت میں ٢ بار، سورہ روم میں ایک بار، سورہ لقمٰن میں ٢ بار، سورۃ الاحزاب میں ایک بار، سورۃ الفاطر میں ٢ بار، سورۃ الشوریٰ اور سورۃ المجادلہ میں ایک ایک بار، سورۃ الجمعہ میں ٢ بار اور سورہ مزمل و سورۃ البینہ میں ایک ایک بار آیا ہے۔ جبکہ لفظِ صلوٰت سورۃ البقرہ میں ٢ بار اور سورۃ التوبہ، سورۃ الحج و سورۃ المؤمنون میں ایک ایک بار آیا ہے۔

نماز کا بعدِ ایمان اعظمِ فرائض ہونے کی چھ حکمتیں

بعدِ ایمان نماز تمام فرائض سے اعظم و افضل و اکرم ہے جیسے کہ حدیثِ پاک میں ایمان کے بعد تمام فرائض میں سے سب سے پہلے نماز کا ذکر کیا گیا ہے پس نماز کے تمام فرائض سے افضل ہونے کی کئی حکمتیں ہیں مثلاً:
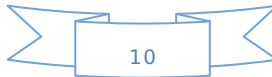
پہلی حکمت: اس لئے کہ نماز بدنی عبادت ہے اور زکوۃ مالی عبادت ہے اور بدن مال سے افضل ہے لہٰذا نماز بھی زکوۃ سے افضل ہوئی۔

دوسری حکمت: اسلام میں فرائض میں سے سب سے پہلے نماز ہی فرض ہوئی اور پھر اس کے بعد زکوۃ، روزہ وحج وغیرہ دیگر چیزیں فرض ہوئیں۔ اس بناء پر نماز سب سے افضل ہے۔

تیسری حکمت: رب تعالی نے اپنے حبیب ﷺ کو عرش پر بلا کر نماز عطا فرمائی اور زکوۃ وغیرہ باقی فرائض کو زمین پر ہی بھیج دیئے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سارے فرائض میں نماز افضل ہے۔

چوتھی حکمت: نماز دن بھر میں پانچ دفعہ پڑھی جاتی ہے جبکہ زکوۃ و روزہ سال کے بعد اور حج عمر میں ایک مرتبہ ہے۔ لہٰذا اس اعتبار سے نماز دیگر فرائض سے افضل ہوئی۔

پانچویں حکمت: نماز ہر غریب و امیر، مسافر و مقیم مسلمان پر فرض ہے مگر زکوۃ وحج غریب پر فرض نہیں اور روزہ رکھنا مسافر پر فرض نہیں کیونکہ مسافر روزہ قضا کر سکتا ہے پس اس لحاظ سے نماز افضل الفرائض ہوئی۔

چھٹی حکمت: نماز حضرتِ آدم علیہ السلام سے ہمارے نبی ﷺ تک تقریباً ہر پیغمبر نے کسی قدر فرق کے ساتھ پڑھی ہے لیکن زکوۃ وروزہ وحج وغیرہ کا یہ حال نہیں۔ (تفسیر نعیمی جلد۔ا۔ص ۱۱۴)

نماز اللہ عزوجل کا عطیہ ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نماز کے کوئی اور فضائل و فوائد نہ بھی ہوتے تب بھی ایک مسلمان کے لئے اتنا ہی کافی تھا کہ نماز پیارے اللہ عزوجل کا تحفہ و عطیہ ہے جو اس نے اپنے چاہنے اور ماننے والوں کو عطا فرمایا ہے۔ لیکن اللہ عزوجل کی رحمتوں کے قربان کہ اس نے ہمارے لئے اس نماز میں بے شمار فوائد و ثمرات رکھ کر ہمیں ان سے فیض یاب ہونے کی سعادت عطا فرمائی ہے، اور نماز کو اپنی بارگاہ میں حاضری دینے کا ایک ذریعہ بنایا ہے۔

لہٰذا اس کتاب میں سب سے پہلے نماز کی فضیلت پر چند قرآنی آیات اور احادیثِ شہنشاہِ موجودات علیہ افضل الصلوٰت ذکر کی جائیں گی پھر صلاۃ کا لغوی معنی نیز نماز کو صلاۃ کہنے کی وجہ اور آخر میں پانچ نمازوں کی حکمت بیان کی جائے گی کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ وقت کی نماز کیوں فرض فرمائی؟ ان شاء اللہ عزوجل۔

فضائلِ نماز پر آیاتِ قرآنیہ

چنانچہ اللہ رب العالمین قرآنِ عظیم کے پارہ ایک سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۳ میں ارشاد فرماتا ہے:۔

الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنفِقُونَ ﴿۳﴾

ترجمہ کنزالایمان: وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں اور نماز قائم رکھیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اٹھائیں۔(پ ۱، البقرۃ: ۳.)

اور دوسری جگہ ارشادِ باری عزوجل ہے۔

وَاَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ ﴿۴۳﴾ پ ۱، البقرۃ: ۴۳.

ترجمہ کنزالایمان: اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

احادیث میں نماز کا حکم

پہلی حدیث: حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا، وہ عمل ارشاد ہو کہ مجھے جنت میں لے جائے اور جہنم سے بچائے؟ فرمایا: "اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور نماز قائم رکھ اور زکاۃ دے اور رمضان کا روزہ رکھ اور بیت اللہ کا حج کر۔" اور اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ "اسلام کا ستون نماز ہے۔" "جامع الترمذي"، أبواب الإيمان، باب ماجاء في حرمة الصلاة، الحديث: ۲۶۲۵، ج ۴، ص ۲۸۰.

دوسری حدیث: حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: "بتاؤ! تو کسی کے دروازہ پر نہر ہو وہ اس میں ہر روز پانچ بار غسل کرے کیا اس کے بدن پر میل رہ جائے گا؟ عرض کی نہ۔ فرمایا: "یہی مثال پانچوں نمازوں کی ہے، کہ اللہ تعالیٰ ان کے سبب خطاؤں کو محو فرمادیتا ہے۔" "صحیح مسلم"، کتاب المساجد، باب المشي إلی الصلاۃ... إلخ، الحدیث: ٦٦٧، ص ٣٣٦.

تیسری حدیث: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ ایک صاحب نے عرض کی، یا رسول اللہ (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! اسلام میں سب سے زیادہ اللہ کے نزدیک محبوب کیا چیز ہے؟ فرمایا: "وقت میں نماز پڑھنا اور جس نے نماز چھوڑی اس کا کوئی دین نہیں۔ نماز دین کا ستون ہے۔"

"شعب الإیمان"، باب في الصلوٰت، الحدیث: ٢٨٠٧، ج٣، ص ٣٩.

چوتھی حدیث: ابو داود نے بطریق عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدّہ روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: "جب تمھارے بچّے سات برس کے ہوں، تو اُنھیں نماز کا حکم دو اور جب دس برس کے ہو جائیں، تو مار کر پڑھاؤ۔" "سنن أبي داود"، کتاب الصلاۃ، باب متی یؤمر الغلام بالصلاۃ، الحدیث: ٤٩٥، ج١، ص ٢٠٨.

پانچوی حدیث: حضرتِ ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جاڑوں میں باہر تشریف لے گئے، پت جھاڑ کا زمانہ تھا، دو ٹہنیاں پکڑ لیں، پتّے گرنے لگے، فرمایا: "اے ابو ذر! میں نے عرض کی، لبیک یا رسول اللہ! فرمایا: "مسلمان بندہ اللہ کے لیے نماز پڑھتا ہے، تو اس سے گناہ ایسے گرتے ہیں جیسے اس درخت سے یہ پتّے۔ "المسند" لِلإمام أحمد بن حنبل، مسند الأنصار، حدیث أبي ذر الغفاري، الحدیث: ٢١٦١٢، ج٨، ص ١٣٣.

چھٹی حدیث: ترمذی عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ صحابہ کرام کسی عمل کے ترک کو کفر نہیں جانتے سوا نماز کے۔ "جامع الترمذي"، أبواب الإیمان، باب ماجاء في ترک الصلاۃ، الحدیث: ٢٦٣١، ج٤، ص ٢٨٢.

بہت سی ایسی حدیثیں آئی ہیں جن کا ظاہر یہ ہے کہ قصداً نماز کا ترک کفر ہے اور بعض صحابہؓ کرام مثلاً حضرت امیر المومنین فاروق اعظم و عبد الرحمن بن عوف و عبد اللہ بن مسعود و عبد اللہ بن عباس و جابر بن
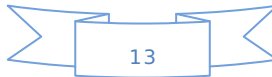
عبداللہ و معاذ بن جبل و ابو ہریرہ و ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہی مذہب تھا اور بعض ائمہ مثلاً امام احمد بن حنبل و اسحاق بن راہویہ و عبداللہ بن مبارک و امام نخعی کا بھی یہی مذہب تھا، اگرچہ ہمارے امام اعظم و دیگر آئمہ نیز بہت سے صحابہ کرام اس کی تکفیر نہیں کرتے پھر بھی یہ کیا تھوڑی بات ہے کہ ان جلیل القدر حضرات کے نزدیک ایسا شخص "کافر" ہے۔ (بہارِ شریعت جلد۔۱۔ حصہ ۳۔ ص ۴۴۲)

نماز کے متعلق اہم مسئلہ

مسئلہ نمبر:۱: ہر مکلّف یعنی عاقل بالغ پر نماز فرض عین ہے اس کی فرضیت کا منکر کافر ہے۔ اور جو قصداً چھوڑے اگرچہ ایک ہی وقت کی وہ فاسق ہے اور جو نماز نہ پڑھتا ہو قید کیا جائے یہاں تک کہ توبہ کرے اور نماز پڑھنے لگے بلکہ ائمہ ثلثہ مالک و شافعی و احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک سلطانِ اسلام کو اس کے قتل کا حکم ہے۔ "الدر المختار" معه "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، ج ٢، ص ٦. (بہار شریعت جلد۔۱۔ حصہ ۳۔ ص ۴۴۳)

مسئلہ نمبر: ۲: بچّہ کی جب سات برس کی عمر ہو، تو اسے نماز پڑھنا سکھایا جائے اور جب دس برس کا ہو جائے، تو مار کر پڑھوانا چاہیے۔

"جامع الترمذي"، أبواب الصلاة، باب ما جاء متی یؤمر الصبي بالصلاة، الحديث: ٤٠٧، ج ١، ص ٤١٦.

(بہار شریعت جلد۔۱۔ حصہ ۳۔ ص ۴۴۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً نماز ہر مسلمان عاقل و بالغ پر فرض عین ہے لیکن دین سے دوری کے سبب ہم نماز سے کوسوں دور ہیں مگر ہمارے اسلاف نہ نماز پڑھتے بلکہ اس انداز سے پڑھتے کہ ان کی نماز کا حال سن کر اپنے آپ پر شرم آتی ہے اور وہ انداز ایک یا دو بار کا نہیں بلکہ مسلسل کئی کئی سال تک جاری و ساری رہتا جیسے کہ حضرت علامہ شیخ اسمٰعیل حقی علیہ رحمۃ اللہ القوی تفسیرِ قرآن روح البیان میں حضرتِ حاتم رحمۃ اللہ علیہ کے نماز پڑھنے کا نرالا انداز بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نماز

حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک مرتبہ حضرت عاصم بن یوسف محدث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ملاقات کے لئے تشریف لے گئے تو حضرت عاصم بن یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اے حاتم! رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کیا تم اچھی طرح نماز پڑھتے ہو؟ تو آپ نے فرمایا کہ " جی ہاں" تو حضرت عاصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پوچھا: آپ بتایئے کہ آپ کس طرح نماز پڑھتے ہیں؟ تو حضرت حاتم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جب نماز کا وقت قریب ہو جاتا ہے تو میں نہایت ہی کامل و مکمل طریقے سے وضو کرتا ہوں۔ پھر نماز کا وقت آجانے پر جب مصلّٰی پر قدم رکھتا ہوں تو اس طرح کھڑا ہوتا ہوں کہ میرے بدن کا ہر جوڑ اپنی جگہ پر برقرار ہو جاتا ہے پھر میں اپنے دل میں یہ تصور جماتا ہوں کہ خانہ کعبہ میرے دونوں بھوؤں کے درمیان اور مقامِ ابراہیم میرے سینے کے سامنے ہے پھر میں اپنے دل میں یہ یقین رکھتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ میری ظاہری حالت اور میرے دل میں چھپے ہوئے تمام خیالات کو جانتا ہے اس طرح کھڑا ہوتا ہوں کہ گویا پل صراط پر میرے قدم ہیں اور جنت میرے داہنے اور جہنم میرے بائیں اور ملک الموت میرے پیچھے ہیں اور گویا یہی نماز میری زندگی کی آخری نماز ہے، اس کے بعد تکبیر تحریمہ نہایت ہی اخلاص کے ساتھ کہتا ہوں پھر انتہائی تدبر اور غور و فکر کے ساتھ قراءت کرتا ہوں۔ پھر نہایت ہی تواضع کے ساتھ رکوع اور گڑگڑاتے ہوئے انکساری کے ساتھ سجدہ کرتا ہوں۔ پھر اسی طرح پوری نماز نہایت ہی خضوع و خشوع کے ساتھ خوف ورجا کے درمیان ادا کرتا ہوں یہ سن کر حضرت عاصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حیرت کے ساتھ پوچھا کہ اے حاتم اصم! رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کیا واقعی آپ ہمیشہ اور ہر وقت اسی طریقے سے نماز پڑھتے ہیں؟ تو آپ نے جواب دیا کہ جی ہاں! تیس برس سے میں ہمیشہ اور ہر وقت اسی طرح ہر نماز ادا کرتا ہوں۔ یہ جواب سننے کے بعد حضرت عاصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر رقت طاری ہو گئی اور وہ یہ کہنے لگے کہ افسوس! ایسی نماز تو میں نے زندگی بھر میں کبھی بھی ادا نہیں کی۔

(تفسیر روح البیان، البقرۃ، تحت الآیۃ ۳، ج ۱، ص ۸۱) (بہشت کی کنجیاں ص ۷۲)

عمل کا ہو جذبہ عطا یا الٰہی	گناہوں سے مجھ کو بچا یا الٰہی
میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت	ہو توفیق ایسی عطا یا الٰہی
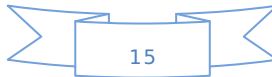
پڑھوں سُنّتِ قَبلیہ وقت ہی پر	ہوں سارے نوافل ادا یاالٰہی
دے شوقِ تلاوت دے ذوقِ عبادت	رہوں باوضو سدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش)

پانچ نمازوں کا ثبوت قرآن سے

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ﴿۷۸﴾ (پ۱۵بنی اسرائیل ۷۸)

ترجمہ کنزالایمان: نماز قائم رکھو سورج ڈھلنے سے رات کی اندھیری تک اور صبح کا قرآن (ف ۱۷۱) بیشک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔

تفسیر: مفتی نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی خزائن العرفان میں اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: اس میں ظہر سے عشا تک کی چار نمازیں آ گئیں۔

اس سے نمازِ فجر مراد ہے اور اس کو قرآن اس لئے فرمایا گیا کہ قرأت ایک رُکن ہے اور جُزء سے کل تعبیر کیا جاتا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں نماز کو رکوع و سجود سے بھی تعبیر کیا گیا ہے۔

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ (پ۱۲ہود ۱۱۴)

ترجمہ کنزالایمان: اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کو۔

تفسیر: مفتی نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی خزائن العرفان میں اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: دن کے دو کناروں سے صبح و شام مراد ہیں۔ زوال سے قبل کا وقت صبح میں اور بعد کا شام میں داخل ہے صبح کی نماز فجر

اور شام کی نماز ظہر و عصر ہیں۔ اور رات کے حصوں کی نمازیں مغرب و عشاء ہیں۔ اور نیکیوں سے مراد یا یہی پنج گانہ نمازیں ہیں جو آیت میں ذکر ہوئیں یا مطلق طاعتیں یا " سُبحٰانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرْ " پڑھنا۔

مسئلہ: آیت سے معلوم ہوا کہ نیکیاں صغیرہ گناہوں کے لئے کَفّارہ ہوتی ہیں خواہ وہ نیکیاں نماز ہوں یا صدقہ یا ذکر و استِغفار یا اور کچھ۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ پانچوں نمازیں اور جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک روایت میں ہے کہ رمضان دوسرے رمضان تک یہ سب کَفّارہ ہیں ان گناہوں کے لئے جو ان کے درمیان واقع ہوں جب کہ آدمی کبیرہ گناہوں سے بچے۔

شانِ نُزول: ایک شخص نے کسی عورت کو دیکھا اور اس سے کوئی خفیف سی حرکت بے حجابی کی سرزد ہوئی اس پر وہ نادم ہوا اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا حال عرض کیا اس پر یہ آیت نازِل ہوئی۔ اس شخص نے عرض کیا کہ صغیرہ گناہوں کے لئے نیکیوں کا کَفّارہ ہونا کیا خاص میرے لئے ہے فرمایا نہیں سب کے لئے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بات تو ظاہر ہو چکی کہ نماز پانچ ہیں مگر یہاں پر اس بات کا بیان مناسب اور اچھا ہے اللہ تعالی نے نماز میں کتنی چیزوں کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ چنانچہ صاحبِ تفسیر روح البیان لکھتے ہیں:

ادائیگی نماز میں پانچ چیزوں کا حکم

ادائیگیٔ نماز میں اللہ تعالی نے پانچ چیزوں کا حکم ارشاد فرمایا چنانچہ:

(۱) اقامت کا: جیسے اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ۔ نماز قائم کرو۔ (پ۔۱۔البقرۃ۔۴۳)

(۲) محافظت و مداومت کا: جیسے الَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی صَلٰوتِھِمْ دَائِمُوْنَ۔ جو اپنی نمازوں میں مداومت کرتے ہیں۔ (پ۔۲۹۔المعارج۔۲۳)

(۳) پورے وقت میں ادا کرنے کا: جیسے وَ کَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوْتًا۔ بے شک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔ (پ۔۵۔النساء۔۱۰۳)

(۴) جماعت کے ساتھ ادا کرنے کا: جیسے: وَارْكَعُوا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾ اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ (پ۔۱۔البقرۃ۔۴۳)

(۵) خشوع کے ساتھ نماز ادا کرنے کا: جیسے الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ﴿۲﴾ جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں (پ۔۱۸۔المؤمنون۔۱)

لوگوں کی پانچ قسمیں

ان چیزوں کے اعتبار سے لوگوں کی بھی پانچ قسمیں ہیں

(۱) وہ لوگ جو سرے سے نماز کے منکر ہیں: ان سب کا سردار ابو جہل ہے کہ اس کے حق میں ارشادِ باری تعالی ہے:

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ﴿۳۱﴾ وَ لٰكِن كَذَّبَ وَ تَوَلّٰى ﴿۳۲﴾ (پ۔۲۹۔القیامۃ۔۳۱۔۳۲)

ترجمہ کنز الایمان: تو اس نے نہ تو سچ مانا اور نہ نماز پڑھی۔ ہاں جھٹلایا اور منہ پھیرا۔

(۲) وہ لوگ جو نماز کی حقّانیت کے قائل تو ہیں مگر ادا نہیں کرتے: یہ اہل کتاب ہیں ارشادِ رب العباد ہے۔

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ۔ (پ۔۹۔الاعراف۔۱۶۹)

ترجمہ کنز الایمان: پھر ان کی جگہ ان کے بعد وہ ناخلف آئے کہ کتاب کے وارث ہوئے۔

(۳) وہ لوگ جو بعض نمازیں ادا کرتے ہیں اور بعض سے قاصر و کاہل ہوتے ہیں: یہ منافقین ہیں ان کے بارے میں ارشادِ باری تعالی ہے:

اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ هُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَ اِذَا قَامُوْۤا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ یُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَ لَا یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۱۴۲﴾ (پ۔۵۔النساء۱۴۲)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک منافق لوگ اپنے گمان میں اللّٰہ کو فریب دیا چاہتے ہیں اور وہی انہیں غافل کرکے مارے گا اور جب نماز کو کھڑے ہوں تو ہارے جی سے لوگوں کو دکھاوا کرتے ہیں اور اللّٰہ کو یاد نہیں کرتے مگر تھوڑا۔

(۴) وہ لوگ جو تمام نماز پڑھتے تو ہیں مگر ان کی نمازوں میں خشوع و خضوع نہیں ہوتا: ان کے بارے میں ارشادِ ربِ باری ہے۔

فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ﴿۴﴾ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ﴿۵﴾ (پ۔۳۰۔الماعون۔۵)

ترجمہ کنزالایمان: تو ان نمازیوں کی خرابی ہے۔ جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔

(۵) وہ حضرات جو نماز کو شرائط کے ساتھ ادا کرتے ہیں ان سب کے سردار حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہیں ان کے بارے میں قرآن ناطق ہے:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱﴾ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ﴿۲﴾ (پ۔۱۸۔المؤمنون۔۱۔۲۔)

ترجمہ کنزالایمان: بیشک مراد کو پہنچے ایمان والے۔ جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں۔

یہی وہ لوگ ہیں جن کے انجام کے متعلق قرآنِ عظیم جنت الفردوس کا مژدہ سناتا ہے چنانچہ پارہ۔۱۸۔سورۃ المؤمنون کی آیت نمبر۔۹۔۱۰۔۱۱۔ میں ارشادِ رب العباد ہے:

وَ الَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ﴿۹﴾ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿۱۰﴾ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں۔ یہی لوگ وارث ہیں۔ کہ فردوس کی میراث پائیں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(تفسیرِ روح البیان جلد۔۱۔ص۸۱۔۸۲۔۸۳)
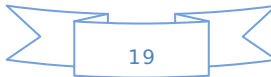
نماز کو صلاۃ کہنے کی چار حکمتیں

مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی مراۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح میں فرماتے ہیں کہ نماز کو صلاۃ کہنے کی چند حکمتیں ہیں:۔

پہلی حکمت: صَلٰوۃ صَلْیٌ سے بنا ہے بمعنی گوشت بھوننا، آگ پر پکانا، رب تعالیٰ فرماتا ہے: "سَیَصْلٰی نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ"۔ نیز آگ سے لکڑی سیدھی کرنے کو تصلیہ کہا جاتا ہے، چونکہ نماز اپنے نمازی کے نفس کو مجاہدہ ومشقت کی آگ پر جلاتی ہے، نیز اسے سیدھا کرتی ہے اس لئے نماز کو صلوٰۃ کہتے ہیں۔(مراۃ المناجیح جلد۔ا۔ص۵۲۹)

دوسری حکمت: صلوٰۃ کے معنی دعائے رحمت، انزالِ رحمت، استغفار، سرین ہلانا ہیں۔ چونکہ یہ سب چیزیں نماز میں ہوتی ہیں اس لئے نماز کو صلوٰۃ کہتے ہیں۔ (مراۃ المناجیح جلد۔ا۔ص۵۲۹)

تیسری حکمت: صَلیٌ کا ایک معنی لازم پکڑنا ہے جیسے کہ قرآنِ پاک میں تَصْلٰی نَارًا حَامِیَۃً ہے چونکہ نماز بھی مسلمان کے واسطے لازم رہتی ہے اس لئے نماز کو صلوۃ کہتے ہیں۔ (تفسیر نعیمی جلد۔ا۔ص۱۱۵)

چوتھی حکمت: قرآنِ پاک میں لفظِ صلوۃ پانچ معنی میں استعمال ہوا ہے۔

(۱) دعا کے لئے جیسے: وَصَلِّ عَلَیۡهِمۡ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمۡ ؕ وَاللّٰهُ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ﴿۱۰۳﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو بیشک تمہاری دعا ان کے دلوں کا چین ہے اور اللہ سنتا جانتا ہے۔(پ۔۱۱۔التوبۃ۔۱۰۳)

(۲) تعریف کے لئے جیسے: اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡهِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ﴿۵۶﴾ ترجمہ کنز الایمان: بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔ (پ۔۲۲۔الاحزاب۔۵۶)

(۳) قرآن کی تلاوت کرنے کے لئے جیسے :وَلَا تَجۡهَرۡ بِصَلَاتِكَ۔ ترجمہ کنز الایمان: اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو۔ (پ۔۱۵۔بنی اسرائیل۔۱۱۰)

(۴) درود یعنی رحمت کے لئے جیسے :أُولَٰٓئِكَ عَلَيۡهِمۡ صَلَوَٰتٞ مِّن رَّبِّهِمۡ وَرَحۡمَةٞۖ وَأُولَٰٓئِكَ هُمُ الۡمُهۡتَدُونَ ﴿۱۵۷﴾ ترجمہ کنز الایمان: یہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی دُرودیں ہیں اور رحمت اور یہی لوگ راہ پر ہیں۔ (پ۔۲۔البقرۃ۔۱۵۷)

(۵) نماز کے لئے جیسے اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ۔ پس نماز کو صلوۃ اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں پہلی چار چیزیں شامل ہیں کہ نماز میں رب عزوجل سے دعا بھی ہے اس کی تعریف بھی، قرآنِ کریم کی تلاوت بھی اور اس کے پڑھنے والے پر رحمت بھی نازل ہوتی ہے۔ (تفسیر نعیمی جلد۔ا۔ص ۱۱۵) (روح البیان جلد۔ا۔ص ۸۰)

اوّل فریضہ نماز ہے

اسلام میں سب اعمال سے پہلے نماز فرض ہوئی، یعنی نبوت کے گیارہویں سال ہجرت سے دو سال کچھ ماہ پہلے، نیز ساری عبادتیں اللہ تعالٰی نے فرش پر بھیجیں مگر نماز اپنے محبوب کو عرش پر بلا کر دی، اس لئے کلمہ شہادت کے بعد سب سے بڑی عبادت نماز ہے۔ جو نماز سیدھی کر کے پڑھے تو نماز اسے بھی سیدھا کر دیتی ہے کہ نماز عماد الدین یعنی دین کا ستون ہے۔

نماز کے شبِ معراج فرض ہونے کی حکمت

شبِ معراج نماز کو فرض کرنے کی حکمت بیان کرتے ہوئے صاحبِ تفسیرِ روح البیان لکھتے ہیں چونکہ شبِ معراج افضل الاوقات اور اشرف الحالات اور اعز المناجات ہے اور نماز بھی بعد از ایمان افضل الطاعات اور ادائیگی کے لحاظ سے احسن الہیئات ہے پس افضل عبادت کو اس افضل وقت (کہ جس میں بندۂ خاص محمدِ مصطفی ﷺ کو اپنے رب کا وصال اور اس کا قرب حاصل ہوا) میں فرض کیا گیا۔ (تفسیر روح البیان جلد۔ا۔ص ۸۴۔۸۵)

نمازیں چار قسم کی ہیں

نمازیں چار قسم کی ہیں:

(۱)فرض جیسے نمازِ پنج گانہ اور جمعہ۔ (۲)واجب جیسے نمازِ عید و وتر۔

(۳)سنت مؤکدہ جیسے ظہر و مغرب کی سنتیں۔ (۴)سنتِ غیرِ مؤکدہ جیسے عصر و عشاء کی سنتیں، نفل جیسے نمازِ اوابین، اشراق وچاشت وغیرہ۔ (مراۃالمناجیح جلد۔ا۔ص۵۲۹)

نماز کے افضل العبادات ہونے کی پانچ حکمتیں

نماز کے افضل العبادات ہونے کی چند حکمتیں ہیں:۔

پہلی حکمت: نماز تمام ملائکہ کی عبادتوں کا مجموعہ ہے کیونکہ ملائکہ مقربین میں سے بعض وہ ہیں جو صرف رکوع ہی کر رہے ہیں بعض صرف سجدہ، بعض قیام، بعض صرف تسبیح و تہلیل، لیکن رب تعالی نے ہماری نماز میں یہ سب چیزیں جمع فرمادیا۔ پس جو اس کی پابندی کرے گا وہ درجہ میں تمام ملائکہ کے برابر یا ان سے افضل ہو گا۔

دوسری حکمت: نماز میں تمام مخلوقات کی عبادات جمع ہیں وہ اس طرح کہ درخت ہر وقت قیام میں ہیں اور چوپائے رکوع میں، سانپ بچھو وغیرہ ہر وقت سجدے میں، مینڈک وغیرہ ہر وقت قعدے میں، انسان چونکہ ان سب سے افضل ہے اس لئے چاہئے کہ اس کی عبادت ان سب کی عبادتوں کو شامل ہو۔

تیسری حکمت: نماز انسان کی ہر حالت درست کرتی ہے، برے کاموں سے بچاتی ہے کہ بڑے بڑے فاسق وفاجر لوگوں نے جب صدقِ دل سے نماز پڑھنی شروع کر دی تو اللہ تعالی کے فضل سے سارے گناہوں سے بچ گئے اور رب کے محبوبین میں داخل ہوگئے۔ جیسے کہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ

۶۴۹ صفحات پر مشتمل کتاب حکایتیں اور نصیحتیں جو کہ مُبَلِّغِ اِسلام اَلشَّیْخ شُعَیْب حَرِیْفِیْش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اَلْمُتَوَفّٰی ۸۱۰ھ کی اَلرَّوْضُ الْفَائِقِ فِی الْمَوَاعِظِ وَالرَّقَائِق کا اردو ترجمہ ہے اس کے صفحہ نمبر ۳۰۵ تا ۳۰۶ میں ایک حکایت منقول ہے۔

چور ولی بن گیا

منقول ہے کہ ایک چور رات کے وقت حضرتِ سیِّدَتُنا رابعہ بصریہ عدویہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کے گھر داخل ہوا، اس نے دائیں بائیں ہر طرف پورے گھر کی تلاشی لی لیکن سوائے ایک لوٹے کے کوئی چیز نہ پائی۔ جب اس نے نکلنے کا ارادہ کیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے فرمایا: "اگر تم چالاک و ہوشیار چور ہو تو کوئی شئے لئے بغیر نہیں جاؤ گے۔" اس نے کہا: "مجھے تو کوئی شئے نہیں ملی۔" آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے فرمایا: "اے غریب شخص! اس لوٹے سے وضو کر کے کمرے میں داخل ہو جا اور دو رکعت نماز ادا کر، یہاں سے کچھ نہ کچھ لے کے جائے گا۔" اس نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کے کہنے کے مطابق وضو کیا اور جب نماز کے لئے کھڑا ہوا تو حضرت سیِّدَتُنا رابعہ عدویہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اُٹھا کر یوں دُعا کی: "اے میرے آقا و مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! یہ شخص میرے پاس آیا لیکن اس کو کچھ نہ ملا، اب میں نے اسے تیری بارگاہ میں کھڑا کر دیا ہے، اسے اپنے فضل و کرم سے محروم نہ کرنا۔" جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو اس کو عبادت کی لذت نصیب ہوئی۔ چنانچہ، رات کے آخری حصے تک وہ نماز میں مشغول رہا۔ جب سحری کا وقت ہوا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا اس کے پاس تشریف لے گئیں تو اسے حالتِ سجدہ میں اپنے نفس کو ڈانٹتے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے پایا: جب میرا رب عَزَّوَجَلَّ مجھ سے پوچھے گا: "کیا تجھے حیا نہ آئی کہ تو میری نافرمانی کرتا رہا؟ اور میری مخلوق سے گناہ چھپاتا رہا اور اب گناہوں کی گٹھڑی لے کر میری بارگاہ میں پیش ہے، جب وہ مجھے عتاب کریگا اور اپنی بارگاہِ رحمت سے دور کر دے گا تو اس وقت میں کیا جواب دوں گا؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے پوچھا: "اے بھائی! رات کیسی گزری؟" بولا: "خیریت سے گزری، عاجزی و انکساری سے میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کھڑا رہا تو اس نے میرے ٹیڑھے پَن کو درست کر دیا، میرا اعذر قبول فرمالیا اور میرے گناہوں کو بخش دیا اور مجھے میرے مطلوب و مقصود تک پہنچا دیا۔" پھر وہ شخص چہرے پر حیرانی و پریشانی کے آثار لئے چلا گیا۔ حضرت سیِّدَتُنا رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے اپنے
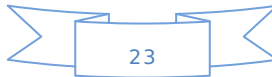
ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھایا اور عرض کی: "اے میرے آقا و مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! یہ شخص تیری بارگاہ میں ایک گھڑی کھڑا ہوا تو تُو نے اِسے قبول کر لیا اور میں کب سے تیری بارگاہ میں کھڑی ہوں، تو کیا تُو نے مجھے بھی قبول فرما لیا ہے؟۔" اچانک آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے دِل کے کانوں سے یہ آواز سنی: "اے رابعہ! ہم نے اسے تیری ہی وجہ سے قبول کیا اور تیری ہی وجہ سے اپنا قرب عطا فرمایا۔" (حکایتیں اور نصیحتیں ص ۳۰۵۔۳۰۶)

نماز برائیوں سے بچاتی ہے

نماز نمازی کو برائیوں سے بچاتی ہے اس مضمون کو قرآنِ کریم پارہ ۲۱ سورۃ العنکبوت کی آیت نمبر ۴۵ میں کچھ یوں بیان کرتا ہے چنانچہ ارشادِ باری تعالی ہے:

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾

ترجمہ کنز الایمان: اے محبوب پڑھو جو کتاب تمہاری طرف وحی کی گئی اور نماز قائم فرماؤ بیشک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بُری بات سے اور بیشک اللّٰہ کا ذکر سب سے بڑا اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

تفسیر: اس آیت کی تفسیر میں خلیفۂ اعلی حضرت مفتی نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی لکھتے ہیں: یعنی ممنوعاتِ شرعیہ سے لہٰذا جو شخص نماز کا پابند ہوتا ہے اور اس کو اچھی طرح ادا کرتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک نہ ایک دن وہ ان برائیوں کو ترک کر دیتا ہے جن میں مبتلا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری جوان سیدِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتا تھا اور بہت سے کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرتا تھا حضور سے اس کی شکایت کی گئی فرمایا اس کی نماز کسی روز اس کو ان باتوں سے روک دے گی چنانچہ بہت ہی قریب زمانہ میں اس نے توبہ کی اور اس کا حال بہتر ہو گیا۔ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس کی نماز اس کو بے حیائی اور ممنوعات سے نہ روکے وہ نماز ہی نہیں۔

چوتھی حکمت: نماز ہر مصیبت کا علاج ہے اسی لئے اسلام نے ہر مصیبت کے وقت نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے مثلاً بارش نہ ہو تو نمازِ استسقاء پڑھو، سورج یا چاند کو گرہن لگے تو نمازِ کسوف پڑھو، کوئی حاجت درپیش ہو تو نمازِ حاجت پڑھو غرض کہ نماز ہر مصیبت میں کام آنے والی چیز ہے۔ (تفسیرِ نعیمی جلد۔۱۔ص۱۱۶)

پانچوی حکمت: نماز صدہا بیماریوں کا علاج ہے اس وقت کے اطباء بھی کہتے ہیں کہ وضو کرنے والا آدمی دماغی بیماریوں میں بہت کم مبتلا ہوتا ہے ، نمازی آدمی اکثر تلّی کی بیماری اور جنون وغیرہ سے محفوظ رہتا ہے نیز پنج وقتہ نمازی کے اعضاء دھلتے رہتے ہیں، کپڑے پاک رہتے ہیں، نمازی کا گھر بھی پاک رہتا ہے اس لئے وہ گندگی سے بچا رہتا ہے اور گندگی ہی بہت سی بیماریوں کی جڑ ہے۔ (تفسیرِ نعیمی جلد۔۱۔ص۱۱۶)

سارا میل کچیل دھل گیا

جیسے کہ حدیثِ پاک میں نماز کی مثال اس طرح بیان فرمائی کہ: پانچ نمازوں کی مثال نہر کی طرح ہے جس کا پانی صاف ستھرا اور گہرا ہو جو تم میں سے کسی کے گھر کے سامنے سے گزرتی ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ بار غسل کرتا ہو تو تم کیا خیال کرتے ہو کہ اس کے جسم پر کوئی میل باقی چھوڑے گی صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم نے عرض کی: "نہیں۔" ارشاد فرمایا: "پانچ نمازیں (صغیرہ) گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتی ہیں جیسے پانی میل کو ختم کر دیتا ہے۔" (احیاء العلوم جلد۔۱۔ص۴۵۷)

صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب المشی الی الصلاۃ...الخ، الحدیث:۲۶۸،۶۶۷، ص۳۳۶۔

شرح: حدیثِ پاک کی شرح میں مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی مراۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح میں لکھتے ہیں: یہاں خطاؤں سے مراد صغیرہ گناہ ہیں، کبیرہ گناہ اور حقوق العباد اس سے علیحدہ ہیں کہ وہ نماز سے معاف نہیں ہوتے جیسا کہ پہلے گزر گیا۔ خیال رہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پنجگانہ کو نہر سے تشبیہ دی نہ کہ کنوئیں سے دو وجہ سے: ایک یہ کہ کنوئیں میں اگر گھسا جائے تو اکثر اس کا پانی نہانے کے لائق نہیں رہتا کیونکہ وہ پانی جاری نہیں، نہر کا پانی جاری ہے ہر ایک کو ہر طرح پاک کر دیتا ہے، یوں ہی نماز ہر طرح پاک کر دیتی

ہے کیسا ہی گندا ہو۔ دوسرے یہ کہ کنوئیں کا پانی تکلف سے حاصل ہوتا ہے، رسی ڈول کی ضرورت پڑتی ہے کمزور آدمی پانی کھینچ نہیں سکتا مگر نہر کا پانی بے تکلف حاصل ہوتا ہے، ایسے ہی نماز بے تکلف ادا ہو جاتی ہے جس میں کچھ نہیں کرنا پڑتا اور جب دروازے پر نہر ہو تو غسل کے لئے دور جانا بھی نہیں پڑتا۔ خیال رہے کہ گناہ دل کا میل ہے اور نماز میلِ دل کے لیے پانی۔ (مراۃ المناجیح جلد۔ ا۔ ص ۵۳۰)

نماز کی برکات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ نمازی نماز کی برکت سے کیسی کیسی فضیلتوں سے ہم کنار ہونے کے ساتھ ساتھ بلاؤں مصیبتوں سے دور اور امن و امان کے دامن میں رہتا ہے۔ اور فضیلت کیسی ؟ سنئے اور جھومئے:

☆... نماز سے روزی میں برکت ہوتی ہے، نمازوں میں سستی رزق میں تنگی کا باعث ہے۔
☆... نماز قبر کو روشن کرتی ہے، نمازوں میں سستی قبر میں اندھیرے کا باعث ہے۔
☆... نماز خَاتَمُ الْمُرْسَلِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، نمازوں میں سستی اُن کی تکلیف کا باعث ہے۔
☆... نماز پل صراط کے لیے آسانی ہے، نمازوں میں سستی پل صراط کو پار کرنے میں مشکل کا باعث ہے۔
☆... نماز سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا ملتی ہے، نمازوں میں سستی رب کی ناراضی کا باعث ہے۔
☆... نمازی کو کل بروز قیامت بے شمار انعامات ملیں گے، بے نمازی کو سخت تکالیف کا سامنا ہو گا۔

(فیضانِ فاروق اعظم جلد اول ص ۵۲۳)

☆... نماز دین کا ستون ہے۔ ☆... نماز سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ ☆... نماز دعاؤں کی قبولیت کا سبب ہے۔ ☆... نماز جنت کی کنجی ہے۔ ☆... نماز مؤمن کی معراج ہے۔ ☆... نماز سے رحمت نازل ہوتی ہے۔ ☆... نماز بیماریوں سے بچاتی ہے۔ ☆... نمازی کو بروز قیامت رسول اللہ ﷺ کی شفاعت نصیب ہو گی۔ ☆... نمازی کو

قیامت کے دن دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا۔☆... نمازی کے لئے سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ بروز قیامت اسے اللہ عزوجل کا دیدار نصیب ہوگا۔ (اسلام کی بنیادی باتیں حصہ دوم ص ۲۶)

مقتدی ہی بن جاؤ

مروی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مجھے ایسا عمل بتایئے جس پر عمل کر کے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ ''ارشاد فرمایا: ''مؤذن بن جا۔ ''عرض کی: ''مجھے اس کی استطاعت نہیں۔ ''ارشاد فرمایا: ''امام بن جا۔ ''عرض کی: ''مجھے اس کی بھی طاقت نہیں۔ ''ارشاد فرمایا: ''مقتدی بن جاؤ۔ (مجمع الزوائد، کتاب الصلاۃ، باب فضل الاذان، الحدیث: ۱۸۴۲، ج ۲، ص ۸۴)

نماز کے متعلق صوفیائے کرام کا قول

صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ اے اللہ کے بندو! نماز کے لئے یا تو تارے بن جاؤ کہ تمام رات رب کی عبادت کرو اور یہ نہ ہو سکے تو چاند بن جاؤ یعنی رات کے بعض حصے میں عبادت کرو اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو سورج سے تم کم نہ ہو کہ دن کو غفلت میں نہ گزارو۔ (تفسیر نعیمی جلد۔ ا۔ ص ۱۱۶)

پانچ نمازیں کیوں فرض کی گئیں؟ پہلی حکمت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دشمنانِ اسلام کی جانب سے اکثر و بیشتر اس طرح کے اعتراض سننے میں آتے ہیں کہ اسلام میں پانچ وقت کی نماز کیوں فرض کی گئی؟ حالانکہ ہمارے مذہب میں دو وقت کی پوجا رکھی گئی ہے اور وہ بھی ضروری نہیں، جس کا جی چاہے کرے اور جس کا جی نہ چاہے نہ کرے۔ اور اس طرح ہمارے بعض بھولے بھالے مسلمان بھائی ان کی باتوں میں آکر وسوسوں کے شکار ہو کر رہ جاتے ہیں اور ان کے ذہنوں میں یہ سوال گردش کرنے لگتا ہے کہ بات تو صحیح ہے دو وقت کی نماز ہوتی تو اچھا ہوتا، پانچ وقت کی نماز فرض کر کے ہم پر زیادتی کی گئی ہے معاذ اللہ عزوجل۔ لہٰذا ضروری ہوا کہ مسلمانوں کو پانچ نمازوں کے فرض ہونے کی حکمت بتائی جائے تاکہ ان کے قلوب و اذہان کو بذریعۂ قوی برہان سکون و اطمنان حاصل ہو۔ پس انہی باتوں کو مدِّ نظر رکھ کر

اللہ عزوجل کی توفیق سے ان حکمتوں کو بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے، لہٰذا خوب توجہ کے ساتھ ان حکمتوں کو پڑھیے اور سمجھیے اللہ الکریم کی بارگاہِ عظیم میں دعا ہے کہ ہمیں نمازوں سے مَحبت و الفت عطا فرمائے اور پنج وقتہ نمازوں کی پابندی کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔

انسانی زندگی کی پانچ حالتیں

(۱)ولادت سے جوانی تک: یہ زمانہ انسان کی ترقی کا ہے۔

(۲)جوانی سے ادھیڑ عمر تک: یہ زمانہ انسان کے زوال کا ہے۔

(۳)ادھیڑ عمر سے بڑھاپے تک: یہ زمانہ انسان کی طاقت و قوت کی انتہاء کا ہے۔

(۴)موت کا زمانہ: یہ زمانہ انسان کا دنیا سے رخصتی کا ہے۔

(۵)موت کے بعد اس کے ذکر کا مٹ جانا: یہ زمانہ انسان کی انتہاء کا ہے۔

سورج کی پانچ حالتیں

(۱)طلوع آفتاب سے زوال سے پہلے تک کا زمانہ۔ یہ زمانہ سورج کے عروج کا ہے۔ یہ انسان کی ترقی کی جانب اشارہ ہے۔

(۲)زوال سے وقتِ عصر تک کا زمانہ۔ یہ زمانہ سورج کی کمی کا ہے۔ یہ انسان کے ادھیڑ عمر کی جانب اشارہ ہے۔

(۳)وقتِ عصر سے مغرب سے پہلے تک کا زمانہ۔ یہ زمانہ سورج کی لاچاری و کمزوری کا ہے۔ یہ انسان کے بڑھاپے کی جانب اشارہ ہے۔

(۴)وقتِ مغرب کا زمانہ۔ یہ زمانہ سورج کے ختم ہونے کا ہے۔ یہ انسان کی موت کی جانب اشارہ ہے۔

(۵)وقتِ عشاء کا زمانہ۔ یہ زمانہ سورج کی تمام نشانیوں کے ختم ہونے کا ہے۔ یہ انسان کی یاد کے ختم ہو جانے کی جانب اشارہ ہے۔

فجر: پس انسان نے جب سورج کو طلوع ہونے کے بعد درجہ بدرجہ ترقی کرتے اور اپنی منزل کی طرف عروج کرتے دیکھا تو خیال کیا کاش! میں بھی اس سورج کی طرح ترقی کرتا ، میں بھی اپنی منزلِ مقصود کی جانب بڑھتا۔ انسان سورج کو دیکھ کر یہ خیال کر ہی رہا تھا کہ رب نے انسان کو فجر کی نماز کا تحفہ دے کر گویا فرمایا کہ اے بندے تو سورج کو دیکھ کر اپنے اوپر افسوس نہ کر جہاں میں نے تجھ کو پیدا کیا وہیں تجھے ترقی کی راہ پر بھی گامزن کروں گا، جہاں اتنے احسانات کئے وہیں یہ احسان بھی کروں گا، آ میری بارگاہ میں آ اور میرے حضور اپنی جبینِ نیاز جھکا کر نمازِ فجر ادا کر تجھے ترقی یافتہ کردوں گا، سورج کی طرح چمکتا دمکتا کردوں گا کہ جس طرح تو سورج کو دیکھ کر متعجب ہے اسی طرح تجھے دیکھ کر میری ساری کائنات متعجب ہوگی۔

ظہر: انسان مسلسل سورج کو دیکھے ہی جارہا تھا کہ اچانک ایک حادثہ پیش آیا اور وہ یہ کہ جس سورج کی روشنی نے ساری دنیا کو جگمگ جگمگ کردیا تھا اس کو زوال لگ گیا، دیکھتے ہی دیکھتے عروج سے زوال پزیر ہونے لگا، کمی و نقصان کا شکار ہو کر رہ گیا، انسان اس پریشانی کے عالم میں ایک بار پھر محوِ خیال ہوا اور دل ہی دل میں سوچنے لگا افسوس ! کہیں ایسا معاملہ میرے ساتھ بھی نہ ہو کہ ترقی کے بعد زوال میرا مقدر بنے۔ انسان اس خیال میں یکسر محو تھا کہ اس کے پروردگار نے اسے ظہر کی نماز کی صورت میں علاجِ زوال عطا کردیا گویا کہ ارشاد ہوا بندے تو سورج کے زوال کو دیکھ کر کیوں افسردہ ہے ترقی وزوال دینے والی ذات بے مثال میری ہے میں نے ہی سورج کو ترقی کی راہوں پر چلایا، میں نے ہی اسے زوال کی گھاٹیوں سے گزارا، اب اگر تو سورج کے زوال کی طرح ہر زوال سے بچنا چاہتا ہے تو میں تجھے ایک نسخۂ کیمیا عطا کرتا ہوں اس کی برکت سے تو ان تمام معاملات سے محفوظ رہے گا جن معاملات کے دائرے میں آکر سورج زوال پزیر ہوا، اور وہ ظہر کی نماز ہے، تجھے یہ نماز زوال کی اندھیری گھاٹیوں سے نکال کر راہِ مستقیم پر گامزن کردے گی۔

عصر: سورج زوال کا شکار ہونے کے بعد رفتہ رفتہ لاچار و کمزور ہونے لگا، اس سے قبل کوئی اسے آنکھ بھر کر دیکھ نہیں سکتا تھا مگر اب چھوٹا سا بچہ بھی اسے ٹکٹکی باندھ کر دیکھ سکتا تھا، حضرتِ انسان کو سورج کی لاچاری و کمزوری دیکھ کر اسے اپنی لاچاری و کمزوری یاد آگئی جو اسے آئندہ درپیش ہونے والی ہے، دل بھر آیا، غمزدہ غمزدہ سا معلوم ہونے لگا، حضرتِ انسان کی ان کیفیات کو صرف احساس کی حد تک ہی محسوس نہیں کیا جا سکتا تھا بلکہ سرسری نگاہ ڈالنے والے پر بھی روزِ روشن کی طرح عیاں تھا، انہیں لمحات میں اس کے پروردگار کی رحمت اس پر نچھاور ہونے لگی گویا ارشاد ہوا اے انسان! سورج کی لاچاری و کمزوری کو دیکھ کر تو غمزدہ ہے، افسردہ ہے، نہ نہ میری رحمت کو یہ گوارا نہیں کہ میں تجھے ایسے حالات میں تنہا چھوڑ دوں، بندے! آ میری بارگاہ میں نیاز مندانہ عصر کی نماز ادا کر میں تجھے لاچاری اور کمزوری سے بچا لوں گا۔

مغرب: انسان عصر کی نماز نیاز مندانہ طور پر ادا کر کے جونہی فارغ ہوا ایک مصیبت نے اسے پھر آ لیا، کیا دیکھتا ہے کہ سورج بڑی رفتاری کے ساتھ سمتِ مغرب ڈوبنے لگا اور وہ چند لمحوں کے بعد ڈوب ہی گیا، حضرتِ انسان کے دل پر ایک بجلی سی گری، ہائے یہ کیا ہو گیا؟ سورج اختتام پزیر ہو گیا، زمین و آسمان میں تاریکی چھا گئی، گویا کہ سورج موت کا شکار ہو گیا، انسان کے منہ سے ایک چیخ نکلی جو فضا کی پہنائیوں میں گم ہو کر رہ گئی، اور زبانِ حال سے کہنے لگا کیا میرا بھی ایک دن خاتمہ ہو جائے گا؟ کیا میں بھی موت کے آغوش میں سو جاؤں گا، کیا میری زندگی کا چراغ بھی بجھ جائے گا؟ اور اُس وقت میری بے بسی انتہا کو پہنچے گی جب مجھ کو روشنیوں سے جگمگاتی عارضی خوشیوں سے مسکراتی دنیائے ناپائیدار کے فانی گھر سے نکال کر اندھیری قبر میں منتقل کرنے کیلئے کندھوں پر لاد کر سوئے قبرستان چل پڑیں گے؟

آواز آئی ہاں انسان یہ سب تیرے ساتھ بھی ہونے والا ہے، تو بھی ملکِ عدم کا مسافر بننے والا ہے، جس طرح سورج اختتام کو پہنچا ایسے ہی تیری زندگی اختتام کو پہنچ جائے گی۔ انسان نے جب یہ سنا تو اسے یاد آیا کہ میرا رب جس نے مجھے ترقی کی راہ دکھائی، مجھے زوال سے بچایا، لاچاری اور کمزوری سے بچایا وہی آج مجھے اس مصیبت سے بھی بچائے گا، چنانچہ انسان نے دردمندانہ، عاجزانہ التجا اپنے رب کی بارگاہ میں کرنے لگا، مولی تیری
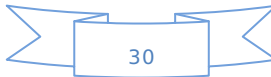
ہی ذات وہ ذات ہے جو مجھے اس مصیبت سے بچا سکتی ہے، میرے مولی مجھے اس مصیبت سے بچا، حضرتِ انسان کی اس پکار پر ربِ کائنات کی رحمت نے اسے ڈھانپ لیا اور کہا بندے یقیناً وہ میں ہی ہوں جو تمام چیزوں کو زندگی اور موت دیتا ہوں، آ، ان حالات میں میری بارگاہِ عالی شان ولازوال میں آ، نمازِ مغرب ادا کر میں تجھے موت کی تاریکیوں سے مامون کر دوں گا۔

عشاء: انسان نمازِ مغرب پڑھ کر جب فارغ ہوا، اس کا خوف کچھ کم ہوا لیکن ایک غم نے اسے پھر گھیر لیا اور وہ یہ کہ جب اس نے آسمان کی طرف دیکھا تو ہر چار سو اسے اندھیرا ہی اندھیرا نظر آیا، سورج کے آثار جو ابھی کچھ دیر پہلے نظر آرہے تھے وہ بلکل ختم ہو چکے ہیں، اب نہ سورج رہا اور نہ اس کے اثرات،

بادل گرجے بجلی تڑپے دھک سے کلیجہ ہو جائے ۔۔۔ بن میں گھٹا کی بھیانک صورت کیسی کالی کالی ہے
پاؤں اٹھا اور ٹھوکر کھائی کچھ سنبھلا پھر اوندھے منہ ۔۔۔ مینہ نے پھسلن کر دی ہے اور دھر تک کھائی نالی ہے
ساتھی ساتھی کہہ کر پکاروں ساتھی ہو تو جواب آئے ۔۔۔ پھر جھنجھلا کر سر دے پٹکوں چل رے مولیٰ والی ہے
پھر پھر کر ہر جانب دیکھوں کوئی آس نہ پاس کہیں ۔۔۔ ہاں اک ٹوٹی آس نے ہارے جی سے رفاقت پالی ہے

حضرتِ انسان دل ہی دل میں گویا ہوا، کہ کیا میرے مرنے کے بعد میرے سارے اثرات ختم ہو جائیں گے؟ میری کوئی نشانی باقی نہیں رہے گی؟ میرے گھر والے، میرے احباب و رشتے دار سب بھول جائیں گے، کیا میرے بڑے بڑے کارناموں کو زمانہ فنا کا قلم چلا کر مٹا ڈالے گا؟ ہائے! ہائے! وہ دنیا جسے سنوارنے کے لئے عمر بھر بھاگ دوڑ کی تھی، جس کی خاطر راتوں کی نیندیں اُڑائی تھیں، طرح طرح کے خطرے مول لیے تھے، حاسِدین کے رُکاوٹیں کھڑی کرنے کے باوجود بھی جان لڑا کر دنیا کا مال کماتے رہے تھے، خوب خوب دولت بڑھاتے رہے تھے، جس مکان کو مضبوط تعمیر کیا تھا پھر اُس کو طرح طرح کے فرنیچر سے آراستہ کیا تھا، وہ سبھی کچھ چھوڑ کر رخصت ہونا پڑ رہا ہو گا۔ آہ! قیمتی لباس کھونٹی پر ٹنگا رہ جائیگا، کار ہوئی تو گیرج میں کھڑی رہ جائے گی، کھیل کود کے آلات، عیش و طرب کے اَسباب اور ہر طرح کا مال و سامان دَھرا کا دَھرا رہ جائے گا۔

عالم انقلاب ہے دُنیا ۔۔۔ چند لمحوں کا خواب ہے دُنیا
فخر کیوں دل لگائیں اِس سے ۔۔۔ نہیں اچھّی، خراب ہے دُنیا
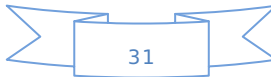
ہر بار کی طرح اس بار بھی انسان نے اپنے رب کی بارگاہ میں لڑکھڑاتے، ہانپتے کانپتے دہائی دی اور اپنے اس زخم کا مرہم طلب کیا تو رب عزوجل کی رحمت نے اسے تھام لیا، ارشاد ہوا بندے ہم نے تجھے پیدا کیا، پھر پروان چڑھایا، جوانی دی اور اپنی نعمتوں سے لطف اندوز ہونے کا موقعہ دیا، زوال سے بچا کر ترقی دی لاچاری و کمزوری کے دلدل سے نکالا، موت کی آندھیوں اور اس کے دردناک کرب و آلام سے بچایا، بندے! تجھے اس حالت میں میری رحمت کیسے چھوڑ سکتی ہے آ، میری بارگاہ میں نمازِ عشاء ادا کر میں تیرے ذکر کو دنیا والوں میں ہی نہیں بلکہ اپنے ملائکہ میں باقی رکھوں گا۔

توبہ کر لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اتنے گناہ کرنے کے باوجود ہمارا رب ہم پر کتنا رحیم و کریم ہے کہ ہر جگہ، ہر موڑ پر ہمیں سہارا دے رہا ہے۔ لیکن سوچئے تو سہی کہ آخر ہم کب تک نفس و شیطان کے سامنے چاروں شانے چِت ہوتے رہیں گے! کب تک ہم خوابِ خرگوش کے مزے لیتے رہیں گے! قبر میں میٹھی نیند سونے کے لئے ہمیں آج ہی بیدار ہونا پڑے گا۔ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربِّ العزّت مکّی مَدَنی مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں نفس و شیطٰن کے خلاف یوں فریاد کرتے ہیں:

سرورِ دیں لیجئے اپنے ناتُوانوں کی خبر — نفس و شیطاں سیِّدا کب تک دباتے جائیں گے

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! گناہوں کے عِلاج میں ہماری ذرا سی غفلت طویل پریشانی کا سبب بن سکتی ہے کہ نہ جانے کب موت ہمیں دُنیا کی رونقوں سے اٹھا کر ویران قبر کی تنہائیوں میں پہنچا دے، جہاں نہ صرف گُھپ اندھیرا بلکہ وحشت کا بسیرا بھی ہو گا، کوئی مُونس نہ کوئی ہمدرد! اگر تکبُّر اور دیگر گناہوں کے سبب ہمیں عذابِ قبر میں مبتلا کر دیا گیا، آگ بھڑکا دی گئی، سانپ اور بچھو ہم سے لپٹ گئے، ہمیں مارا پیٹا گیا تو کیا کریں گے! کس سے فریاد کریں گے! کون ہمیں چھڑانے آئے گا! آج موقع ہے کہ نماز نہ پڑھنے سمیت اپنے تمام گناہوں سے سچی توبہ کر کے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کو منا لیجئے۔

کر لے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی — قبر میں ورنہ سزا ہو گی کَڑی

مولیٰ تیرے عفوو کرم ہوں میرے گواہ صفائی کے — ورنہ رضاؔ سے چور پہ تیری ڈگری تو اقبالی ہے

پانچ نمازوں کی دوسری حکمت

دن اور رات میں پانچ حالتیں ہوتی ہیں اس لئے نمازیں بھی پانچ رکھی گئیں تاکہ انسان کی ہر حالت اللہ عزوجل کے ذکر سے شروع ہو مثلاً (۱) جب بندہ صبح کو اٹھا تو اب بیداری کی حالت شروع ہوئی لہذا سب سے پہلے اللہ عزوجل کا ذکر کرے۔ (۲) دوپہر تک دنیوی کاروبار سے فارغ ہوا کھانا وغیرہ کھا کر دوپہر میں آرام کیا اب جو اٹھا تو دن کا دوسرا حصہ اور ہماری دوسری حالت شروع ہوئی لہذا پہلے نماز پڑھ لو۔ (۳) عصر کے وقت تقریباً سارے لوگ اپنے کاروبار سے فارغ ہوگئے سیر و تفریح کا وقت آیا، بازاروں میں تجارتوں کے چمکنے کا وقت آیا گویا ہماری تیسری حالت شروع ہوئی اب بھی پہلے نماز پڑھ لو۔ (۴) مغرب کے وقت دن جا رہا ہے رات آ رہی ہے دنیا کی حالت نے کروٹ بدلی اب بھی پہلے نماز پڑھ لو۔ (۵) جب سونے کے لئے چلو تو بہت ممکن ہے کہ یہ نیند تمہاری آخری نیند ہو اس کے بعد قیامت ہی کو اٹھنا ہو اور اگر کسی کی موت نہ بھی واقع ہو جب بھی نیند ایک قسم کی موت ہے لہذا اللہ عزوجل کا ذکر یعنی نماز پڑھ کر سوئے۔ (تفسیر نعیمی جلد۔۱۔ص۱۱۶۔۱۱۷)

پس جس کام کی ابتداء اچھی ہوتی ہے وہ کام آخر تک اچھا رہتا ہے لہذا جس کے دن کی ابتداء نماز سے اور اس کا اختتام بھی نماز پر ہو تو ان شاء اللہ عزوجل اسے کامیابی مل کر ہی رہے گی۔

پانچ نمازوں کی تیسری حکمت

نماز کو پانچ اوقات میں اس لئے فرض کیا گیا کہ جب حضور ﷺ شبِ معراج اللہ عزوجل سے امت کے لئے تخفیف کی عرض کی اور واپسی کا عزم فرمایا تو اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: یا محمد ﷺ انهن خمس صلوٰت کل یوم و لیلة بکل صلوة عشر حسنات فتلك خمسون صلوٰة۔ ترجمہ: اے میرے حبیب ﷺ دن اور رات میں پانچ نمازیں ہیں اور ہر نماز دس کے برابر ہے اس لحاظ سے ان کی پچاس نمازیں ہوئیں۔

(روح البیان جلد۔۱۔ص۸۵)

پانچ نمازوں کی چوتھی حکمت

سابقہ امتوں پر نماز متفرق طور پر فرض تھی پس اللہ تعالی نے ہمارے نبی مکی مدنی ﷺ اور ہمارے لئے تفریق کو جمع سے بدل دیا، کیونکہ ہمارے نبی ﷺ دین و دنیا کے جمیع فضائل و کمالات کے جامع ہیں اسی طرح آپ ﷺ کے صدقے آپ ﷺ کی امت سابقہ اُمم کے اعتبار سے جامع ہے۔(روح البیان جلد۔ا۔ص۸۵)

پانچ نمازوں کی پانچوی حکمت

سب سے پہلے فجر کی نماز سیدنا آدم علیہ السلام نے پڑھی اور ظہر کی نماز سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اور عصر کی نماز سیدنا یونس علیہ السلام نے اور مغرب کی نماز سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے اور عشاء کی نماز سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے، پس یہی راز ہے نماز کو پانچ اوقات میں ادا کرنے کا۔　　　　(تفسیر نعیمی جلد۔ا۔ص۱۱۴)

بعض روایات میں ہے کہ ان پانچ نمازوں کو سب سے پہلے ادا کرنے والے سیدنا آدم علیہ السلام ہیں پھر بعد میں انبیاء علیہم السلام متفرق طور پر ادا فرماتے رہے۔ وتر کی نماز سب سے پہلے ہمارے نبی ﷺ نے شبِ معراج میں ادا فرمائی اسی لئے آپ ﷺ نے فرمایا میرے لئے میرے رب نے ایک اور نماز زائد فرمائی ہے۔

(روح البیان جلد۔ا۔ص۸۵۔۸٦)

پانچ نمازوں کی چھٹی حکمت

امام فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا میں نے توریت مقدس کے کسی مقام میں پڑھا اے مُوسیٰ! فجر کی دو ۲ رکعتیں احمد اور اس کی اُمت ادا کرے گی جو انہیں پڑھے گا اُس دن رات کے سارے گناہ اُس کے بخش دُوں گا اور وہ میرے ذمّہ میں ہو گا۔ اے موسیٰ! ظہر کی چار ۴ رکعتیں احمد اور اس کی اُمّت پڑھے گی انہیں پہلی رکعت کے عوض بخش دُوں گا

اور دوسری کے بدلے ان کا پلّہ بھاری کردوں گا اور تیسری کے بدلے ان کے لئے فرشتے موکل کروں گا کہ تسبیح کریں گے اور ان کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہیں گے، اور چوتھی کے بدلے اُن کیلئے آسمان کے دروازے کشادہ کردُوں گا، بڑی بڑی آنکھوں والی حُوریں اُن پر مشتاقانہ نظر ڈالیں گی۔ اے مُوسٰی! عصر کی چار ۴ رکعتیں احمد اور ان کی اُمت ادا کرے گی تو ہفت آسمان وزمین میں کوئی فرشتہ باقی نہ بچے گا سب ہی ان کی مغفرت چاہیں گے اور ملائکہ جس کی مغفرت چاہیں میں اسے ہرگز عذاب نہ دُوں گا۔ اے موسٰی! مغرب کی تین رکعت ہیں انہیں احمد اور اس کی اُمت پڑھے گی آسمان کے سارے دروازے ان کیلئے کھول دُوں گا، جس حاجت کا سوال کرینگے اسے پُوراہی کردوں گا۔ اے موسٰی! شفق ڈوب جانے کے وقت یعنی عشاء کی چار رکعتیں ہیں انہیں احمد اور ان کی اُمت پڑھیں گے، وہ دنیاومافیہا سے اُن کیلئے بہتر ہیں، وہ انہیں گناہوں سے ایسا نکال دیں گی جیسے اپنی ماؤں کے پیٹ سے پیدا ہوئے۔ اے موسٰی! وضو کرے گا احمد اور اسکی اُمت جیسا کہ میرا حکم ہے میں انہیں عطا فرماؤں گا ہر قطرے کے عوض کہ آسمان سے ٹپکے ایک جنت جس کا عرض آسمان وزمین کی چوڑائی کے برابر ہو گا۔ اے موسٰی! ایک مہینے کے ہر سال روزے رکھے گا احمد اور اس کی اُمت اور وہ ماہِ رمضان ہے عطا فرماؤں گا اسکے ہر دن کے روزے کے عوض جنت میں ایک شہر اور عطا کروں گا اس میں نفل کے بدلے فرض کا ثواب اور اس میں لیلۃ القدر کروں گا جو اس مہینے میں شرمساری وصدق سے ایک بار استغفار کریگا اگر اسی شب یا اس مہینے بھر میں مرگیا اسے تیس ۳۰ شہیدوں کا ثواب عطا فرماؤں گا۔ اے موسٰی! اُمتِ محمدیہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں کچھ ایسے مرد ہیں کہ ہر شرف پر قائم ہیں لا الٰہ الا اللہ کی شہادت دیتے ہیں تو ان کی جزا اس کے عوض انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کا ثواب ہے اور میری رحمت ان پر واجب اور میرا غضب ان سے دور، اور ان میں سے کسی پر بابِ توبہ بند نہ کروں گا جب تک وہ لا الٰہ الّا اللہ کی گواہی دیتے رہیں گے اھ (فقیر محمد حامد رضا غفرلہ)

(فتاوی رضویہ جلد۔۵۔ص۵۰۔۵۶)

پانچ نمازوں کی ساتویں حکمت

انسانی زندگی کے اختتام یعنی موت کے بعد انسان کو پانچ مصیبتوں کا سامنا ہو گا:

۱۔۔۔سکراتِ موت ۲۔۔۔عذابِ قبر ۳۔۔۔بروزِ قیامت اعمال نامہ کا ملنا ۴۔۔۔پل صراط سے گزرنا ۵۔۔۔جنت کے دروازے سے گزرنا

پس جو شخص پانچ نمازیں ادا کرے گا اللہ عزوجل اسے ان پانچ مصیبتوں سے امان عطا فرمائے گا۔

نماز کی شرائط و فرائض کی حکمتیں

طہارت کی حکمت: نماز کی پہلی شرط طہارت ہے اس طہارت کا جز وضو ہے جس کے ہر مستحب و سنت و فرض میں راز ہے جو ایسی طہارت پر دلالت کرتا ہے جس سے اقامتِ صلوۃ کی استعداد پیدا ہوتی ہے مثلاً ہاتھ دھونے میں نفس کو گناہوں کے کیچڑ اور قلب کو صفاتِ ذمیمہ حیوانیہ شیطانیہ کے کیچڑ سے صاف کرنے کی طرف اشارہ ہے جیسے کہ اللہ عزوجل نے اپنے حبیبِ مکرم ﷺ کو حکم ارشاد فرمایا: وَ ثِیَابَكَ فَطَهِّرْ۔ یعنی اپنے کپڑے پاک رکھو۔ تفاسیر میں ثِیَاب بمعنی قلب بھی آیا ہے۔

اور منہ دھونے میں اس طرف اشارہ ہے کہ اپنے ارادے کے منہ کو ظلمتِ حُبِّ دنیا کی گرد وغبار سے پاک رکھا جائے کیونکہ حُبِّ دنیا تمام گناہوں کی جڑ ہے۔ (روح البیان جلد۔۱۔ص۸۷)

استقبالِ قبلہ کی پہلی حکمت: نماز میں قبلہ کو منہ کرنے کی یہ حکمت ہے کہ کعبۂ معظمہ تمام زمین کی اصل ہے کیونکہ زمین وہیں سے پھیلی ہے اور انسان کی اصل مٹی ہے کہ وہ اسی سے بنایا گیا ہے پس چاہیے کہ نمازی کا جسم اپنے اجسام کے اصل (یعنی کعبہ شریف) کی طرف رہے۔ (تفسیر نعیمی جلد۔۱۔ص۱۱۷)

استقبالِ قبلہ کی دوسری حکمت: استقبالِ قبلہ میں اس طرف اشارہ ہے کہ قرب و مناجات کے لئے طلبِ حق کے ماسوا سے اعراض اور حضرتِ ربوبیت کی طرف توجہ ہونی چاہیے۔

(روح البیان جلد۔۱۔ص۸۷)

قبلہ مقرر کرنے کی ۴ حکمتیں

یہاں پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ نماز میں قبلہ مقرر کرنے کی کیا حکمت ہے؟ حالانکہ اگر قبلہ مقرر نہ کیا جاتا تو اچھا تھا کہ لوگ جس سمت چاہتے نماز پڑھتے یا کوئی سمت ہی مقرر نہ کی جاتی اور بلا سمت نماز ادا کی جاتی؟ اس سوال کے جواب میں چار حکمتیں ملاحظہ کیجئے۔

پہلی حکمت: پہلی حکمت یہ ہے کہ انسان میں قوتِ عقلیہ بھی ہے اور قوتِ خیالیہ بھی اور یہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھی ہیں، اسی لئے کوئی عقلی بات سمجھاتے وقت کوئی خیالی صورت سامنے رکھ لی جاتی ہے تاکہ عقلی معنی جلد سمجھ میں آجائیں۔ اقلیدس والے مثلث مربع کے خطوط کھینچ کر ضلع اور زاویہ وغیرہ سمجھاتے ہیں، علمِ ہیئت والے کرّہ سامنے رکھ کر آسمانی خطوط، معدل النہار اور منطقۃ البروج وغیرہ بتاتے ہیں، رعایا بادشاہ کے سامنے کھڑے ہو کر اس سے عرض معروض کرتی ہے تاکہ خیال نہ بٹے، جب رب کے بندے اس کی عبادت کریں تو چونکہ وہ سامنے ہونے اور دنیا میں نظر آنے سے پاک ہے، لہٰذا چاہئے تھا کہ خیال جمانے کے لئے کسی طرف منہ کر لیا جائے اور اسی جہت کا نام قبلہ ہے۔

دوسری حکمت: نماز میں دل کی حاضری ضروری ہے اور یہ سکون سے حاصل ہوگی اور سکون جب ہی ہوگا کہ کسی طرف دھیان نہ ہو اور یہ جب ہی ممکن ہے کہ ایک طرف رخ رہے، اسی طرف کا نام قبلہ ہے۔

تیسری حکمت: مسلمانوں میں اتفاق و محبت رب کی بڑی نعمت ہے اگر ہر شخص علیحدہ جہت پر نماز پڑھے تو اختلاف ظاہر ہوگا، لہٰذا ضروری تھا کہ ایک اللہ کے بندے اور ایک نبی کے امتی ایک ہی طرف نماز پڑھیں کہ ظاہری اتفاق سے دلی اور روحانی اتفاق بھی پیدا ہو۔

چوتھی حکمت: بعض جگہ بعض سے افضل ہے جس سے لوگ فیض پاتے ہیں۔ قبلہ زمین کے دوسرے حصوں سے بہتر ہے جہاں رب کی خاص تجلی ہے اسی طرف نماز پڑھنے میں انوار الٰہی حاصل ہوں گے۔ (تفسیر نعیمی جلد ۲ ص ۱۲۔۱۳)
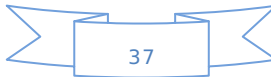
خانۂ کعبہ کو قبلہ مقرر کرنے کی ۹ حکمتیں

مسلمانوں کا قبلۂ اوّل بیت المقدس تھا پھر کسی بنا پر بدل کر خانۂ کعبہ کو مقرر کیا گیا جس میں بے شمار حکمتیں پوشیدہ ہیں ان میں سے ۹ حکمتیں پیشِ خدمت ہیں۔

پہلی حکمت: اول یہ کہ خانۂ کعبہ تعمیرِ ابراہیمی بلکہ تعمیرِ دیگر انبیا ہے جبکہ بیت المقدس جنات کی تعمیر ہے، اور انبیا جن وانس سے افضل واعلیٰ ہیں لہٰذا ان کی تعمیر کردہ عمارت بھی سب سے افضل واعلیٰ ہوئی۔

(تفسیر نعیمی جلد ۲ ص ۱۳۔۱۴)

دوسری حکمت: دوسرے یہ کہ کعبہ بیتُ اللہ ہے، مسلمان عبادُ اللہ ہیں، اس کے پیغمبر حبیب اللہ اور ان کا قرآن کلام اللہ، تو گویا جب اللہ کے بندے رسول اللہ ﷺ کے فرمان سے اللہ عزوجل کی عبادت میں کلام اللہ پڑھیں تو بیت اللہ کو منہ کرلیں تاکہ اتنی نسبتوں سے ان کا قلب اللہ کی طرف رہے۔

(تفسیر نعیمی جلد ۲ ص ۱۳۔۱۴)

تیسری حکمت: تیسرے یہ کہ مشرق مطلعِ انوار ہے کہ ادھر سے سورج نکلتا ہے اور مکۂ معظمہ مطلعِ سیدُ الانوار یعنی جائے ولادتِ نبی ﷺ، چاہیے کہ بجائے مشرق کے نماز میں ادھر منہ کیا جائے۔

(تفسیر نعیمی جلد ۲ ص ۱۳۔۱۴)

چوتھی حکمت: چوتھے یہ کہ کعبۂ معظمہ وسط زمین میں ہے تو چاہیے کہ نماز میں ادھر ہی منہ ہوتا کہ معلوم ہو کہ مسلمان امتِ وسط یعنی درمیانی امت ہیں جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک کے پارہ دو سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۱۴۳۔ میں ارشاد فرمایا کہ یہ امت درمیانی امت ہے:

وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ **ترجمہ کنزالایمان:** اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ۔ (تفسیر نعیمی جلد ۲ ص ۱۳۔۱۴)

پانچویں حکمت: پانچویں یہ کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ کے محبوب اور کعبۂ معظمہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا محبوب لہذا کعبہ رب عزوجل کا محبوب ہوا، پس چاہیۓ کہ نماز کعبہ کی طرف پڑھی جاتی تاکہ ہمیں بھی محبوبیت ملے، نیز رب نے دنیا میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو راضی کیا فرمایا قِبْلَةً تَرْضٰهَا اور یہ نہ فرمایا اَرْضٰهَا اور آخرت کے متعلق فرمایا:

وَ لَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ؕ (پ۳۰ الضحیٰ۵)

ترجمہ کنزالایمان: اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

اس آیتِ مبارکہ میں اشارہ فرمایا گیا کہ سارا جہان تو میری رضا چاہتا ہے اور میں کونین میں تمہاری رضا۔ (تفسیر نعیمی جلد ۲ ص ۱۳۔۱۴)

چھٹی حکمت: چھٹے یہ کہ خانہ کعبہ پانچ پہاڑوں کے پتھروں سے بنا ہے، طور سینا، طورِ زیتا، جودی، لبنان اور حرا۔ گویا جو ادھر نماز پڑھے یا کعبہ کا حج کرے وہ اگر گناہوں کے پہاڑ بھی لے کر آئے سب مٹا دیۓ جائیں گے۔

(تفسیر نعیمی جلد ۲ ص ۱۳۔۱۴)

ساتویں حکمت: ساتویں یہ کہ کعبۂ معظمہ کی زمین ساری زمین کی اصل ہے کہ اسی جگہ زمین کا جھاگ پیدا ہوا اور اس سے زمین پھیلی، نیز انسان کی بھی اصل ہے کہ اسی جگہ جسمِ حضرتِ آدم علیہ السلام خشک کیا گیا ۔پس چاہیۓ کہ نماز میں اپنے اصل مبدا کی طرف رخ ہو تاکہ دل کا رخ اصل خالق کی طرف رہے۔

(تفسیر نعیمی جلد ۲ ص ۱۳۔۱۴)ط

آٹھویں حکمت: آٹھویں یہ کہ روایت میں ہے کہ جب رب تعالی نے زمین و آسمان کو حکم دیا کہ :

ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ترجمہ کنزالایمان دونوں حاضر ہو خوشی سے چاہے ناخوشی۔(پ۲۴ حم سجدہ ۱۱)

توسب سے پہلے اس جگہ سے ذراتِ محمدیہ نے یہ حکم قبول کیا اور اس کے مقابل کے ساتوں آسمان کے حصوں نے اس کی موافقت کی اور عرض کیا کہ

اَتَيْنَا طَآ ئِعِيْنَ ۔ترجمہ کنزالایمان: دونوں نے عرض کی کہ ہم رغبت کے ساتھ حاضر ہوئے۔(پ۲۴ حم سجدہ ۱۱)

اس سے معلوم ہوا کہ رب کی اطاعت کرنے والی پہلی یہ زمین ہے۔لہذا چاہئے تھا کہ مسلمان بھی اطاعت میں اسی طرف جھکیں۔(تفسیر نعیمی جلد ۲ ص ۱۳۔۱۴)

نویں حکمت: نویں یہ کہ بیت المقدس کا حج کبھی نہ ہوا، حج ہمیشہ سے کعبہ ہی کا ہوا۔لہذا بہتر تھا کہ مسلمانوں کا حج اور نماز ایک ہی طرف ہو۔(تفسیر نعیمی جلد ۲ ص ۱۳۔۱۴)

نیت کرنے کی حکمت: تکبیر کے ساتھ نیت کی مقارنت میں اس طرف اشارہ ہے کہ طلب میں نیت ہو۔پس بندے کو چاہئے کہ اس سے سوائے اس کی ذات کے کسی اور کی طلب نہ کرے کیونکہ جس نے اس کے غیر کو طلب کیا تو گویا اس نے اسی کو اپنا بڑا اور معظم مطلوب سمجھا نہ کہ اللہ تعالی کو۔(روح البیان جلد۔۱۔ص۸۷)

ہاتھ اٹھانے کی حکمت: تکبیرِ تحریمہ کہنے کے لئے ہاتھ اٹھانے میں اس طرف اشارہ ہے کہ ارادوں کے ہاتھ دنیا و آخرت کی طلب سے دور ہوں۔ (روح البیان جلد۔۱۔ص۸۷)

تکبیرِ تحریمہ کی حکمت: تکبیر میں اللہ عزوجل کی تعظیم مقصود ہو کیونکہ وہ کریم مؤمن کے دل میں باعتبارِ طلب و محبت و تعظیم کے سب سے بڑا ہے۔ (روح البیان جلد۔۱۔ص۸۷۔۸۸)

ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کی حکمت سیدھے ہاتھ کو الٹے ہاتھ پر رکھنے اور ناف کے نیچے رکھنے میں اس بات کی جانب اشارہ ہے کہ بندے اپنے مالک کے حضور یونہی پیش ہوتے ہیں۔(روح البیان جلد۔۱۔ص۸۸)

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ کہنے کی حکمت اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ سے نماز شروع کرنے میں اس حکمت کی طرف اشارہ ہے کہ حق کی طرف توجہ اور غیر سے اعراض ہونا چاہئے۔ (روح البیان جلد۔۱۔ص۸۸)

سورۃ الفاتحہ و قرائت کی حکمت نماز میں سورۃ الفاتحہ اور دیگر آیات کی قرائت کا ضروری ہونا اور ان کے بغیر نماز کے عدمِ جواز میں بندے کی حقیقت تعرض (جو کہ نفحاتِ الطافِ ربوبیت کی طلب میں ہوتا ہے) کی طرف اشارہ ہے، اس لحاظ سے کہ اس کو باری تعالی کی حمد و ثناء و شکر و طلبِ ہدایت سے طلب کیا جائے، اور یہ ہدایت در اصل وہ جذباتِ الٰہیہ ہیں کہ جس کا ایک جذبہ ثقلین کے عمل کے برابر ہے اور بندے کا تقرب نصف نماز میں ہے جو کہ بندہ اور مالکِ لَمْ یَزَلْ کے مابین نصف و نصف تقسیم کی گئی ہے۔(روح البیان جلد۔۱۔ص۸۸)

قیام، رکوع اور سجود کی حکمت قیام، رکوع و سجود میں اس حکمت کی طرف اشارہ ہے کہ بندے کا رجوع عالمِ ارواح اور مسکنِ غیب کی طرف ہے اس لئے کہ یہ) اس عالم و مسکن سے آیا ہے) پھر اس کا پہلے تعلق نباتیتہ سے ہوا، پھر حیوانیت سے، پھر انسانیت سے، پس قیام انسان کا خاصہ ہے اور رکوع حیوانیت کا اور سجود نباتات کا جیسے کہ اللہ عزوجل سورۃ الرحمٰن کی آیت نمبر۔۶۔ میں فرماتا ہے:

وَّ النَّجْمُ وَ الشَّجَرُ یَسْجُدٰنِ ﴿۶﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور سبزے اور پیڑ سجدہ کرتے ہیں۔

بندے کا ان ہر سہ مراتب سے نفع بھی ہے اور نقصان بھی، اور روحِ علوی جو کہ نورانی ہے اس کا اس جسدِ سفلی (جو کہ ظلماتی ہے) سے متعلق کرنے میں بھی نفع مقصود ہے جیسے کہ حدیثِ قدسی میں ہے کہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ: میں نے مخلوق کو اس لئے پیدا فرمایا کہ وہ مجھ سے بہرہ یاب ہو (نہ اس لئے کہ میں اس سے فائدہ حاصل کروں)۔

تاکہ روح سفلیات کے تمام مراتب سے فائدہ اٹھائے جو کہ وہ مراتب علویات سے نہ پا سکا اگرچہ وہ پہلے خسارے کی آزمائش میں مبتلا ہوا جیسے کہ پارہ۔۳۰۔ سورۃ العصر آیت نمبر۔۱۔اور۔۲۔ میں فرمانِ باری عزوجل ہے: وَ الْعَصْرِ ﴿۱﴾ اِنَّ الْاِنْسٰنَ لَفِیْ خُسْرٍ ﴿۲﴾ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ۔

ترجمہ کنزالایمان: اس زمانۂ محبوب کی قسم۔ بے شک آدمی ضرور نقصان میں ہے۔ مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے۔

یعنی بندہ نورِ ایمان و عملِ صالح سے بلائے خسران (جو کہ مراتبِ سفلیہ سے ہے) نجات پا کر ان مراتبِ علویہ کے منافع سے باریاب ہو گا، مثلاً نماز کے قیام (جو کہ عاجزی و تواضع کے ساتھ ہو) سے تکبر و تجبر (جو کہ انسان کی فطرت ہے) سے نجات پا کر کامل انسان ہو جائے گا۔ پس جب اس تکمیل سے کامیاب ہو جاتا ہے تو خالقِ کائنات کی طلب میں عالمِ کون کی طرف التفات بھی نہیں کرتا جیسے کہ حضور سرورِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا شبِ معراج حال تھا جس کو قرآنِ پاک یوں بیان فرماتا ہے:

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَ مَا طَغٰی ﴿۱۷﴾ لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی ﴿۱۸﴾ (پارہ۔۲۷۔ سورۃ النجم۔۱۷۔۱۸)

ترجمہ کنزالایمان: آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی۔ بیشک اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں

تفسیر: اس آیت کی تفسیر میں مفتی نعیم الدین مرادآبادی خزائن العرفان میں لکھتے ہیں: اس میں سیّدِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کمالِ قوّت کا اظہار ہے کہ اس مقام میں جہاں عقلیں حیرت زدہ ہیں آپ ثابت رہے اور جس نور کا دیدار مقصود تھا اس سے بہرہ اندوز ہوئے، داہنے بائیں کسی طرف ملتفت نہ ہوئے، نہ مقصود کی دید سے آنکھ پھیری، نہ حضرت موسٰی علیہ السلام کی طرح بے ہوش ہوئے بلکہ اس مقام عظیم میں ثابت رہے۔

پس جب بندہ تکبرِ انسانی سے نجات پاتا ہے تو قیامِ انسانی سے رکوعِ حیوانی کی طرف رجوع کرتا ہے جو کہ خضوع و انکسار کا حامل ہے، پس رکوع کی بدولت صفتِ حیوانیہ کے خسارے سے نجات پا کر تحمّلِ اذی اور حلم کی سعادتوں سے بہرہ ور ہوتا ہے، پھر رکوع حیوانی سے فارغ ہو کر سجودِ نباتی کا رخ کرتا ہے، پس سجود کی برکت سے ذلتِ نباتیہ و سفلیہ کے خسران سے نجات پا کر اس خشوع کے منافع سے بہرہ یاب ہوا جس میں فلاحِ ابدی و نورِ سرمدی ہے جیسے کہ پارہ۔۱۸۔ سورۃ المؤمنون کی ابتدائی آیات میں فرمانے باری عزوجل ہے:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱﴾ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ﴿۲﴾

ترجمہ کنزالایمان: بیشک مراد کو پہنچے ایمان والے۔ جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں۔

خشوع عبودیت کے عروج کا کامل آلہ ہے، اسی سے انسان کو جسدِ نورانی سے تعلق نصیب ہوا اور ایسا خشوع عالم میں کسی کو نہیں عنایت ہوا، یہ وہی رازِ امانت ہے کہ جس کے تحمل سے ملائکہ وغیرہ نے انکار کر دیا تھا جس کو پارہ۔ ۲۲۔ کے سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر۔ ۷۲۔ میں ذکر کیا گیا ہے چنانچہ ارشاد ہوا:

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ الْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَ اَشْفَقْنَ مِنْهَا وَ حَمَلَهَا الْاِنْسٰنُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ﴿۷۲﴾

ترجمہ کنزالایمان: بیشک ہم نے امانت پیش فرمائی آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے۔ اور آدمی نے اٹھالی بیشک وہ اپنی جان کو مشقت میں ڈالنے والا بڑا نادان ہے۔

تفسیر: اس آیت کی تفسیر میں مفتی نعیم الدین مرادآبادی خزائن العرفان میں لکھتے ہیں: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ امانت سے مراد طاعت و فرائض ہیں جنہیں اللہ تعالٰی نے اپنے بندوں پر پیش کیا، انہیں کو آسمانوں، زمینوں، پہاڑوں پر پیش کیا تھا کہ اگر وہ انہیں ادا کریں گے تو ثواب دیئے جائیں گے نہ ادا کریں گے تو عذاب کئے جائیں گے۔

حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ امانت نمازیں ادا کرنا، زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا، خانۂ کعبہ کا حج، سچ بولنا، ناپ اور تول میں اور لوگوں کی ودیعتوں میں عدل کرنا ہے۔ بعضوں نے کہا کہ امانت سے مراد وہ تمام چیزیں ہیں جن کا حکم دیا گیا اور جن کی ممانعت کی گئی۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص نے فرمایا کہ تمام اعضاء کان، ہاتھ، پاؤں وغیرہ سب امانت ہیں اس کا ایمان ہی کیا جو امانت دار نہ ہو۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ امانت سے مراد لوگوں کی ودیعتیں اور عہدوں کا پورا کرنا ہے تو ہر مومن پر فرض ہے کہ نہ کسی مومن کی خیانت کرے نہ کافرِ معاہد کی، نہ قلیل میں نہ کثیر میں۔

پس اللہ تعالٰی نے یہ امانت اعیانِ سمٰوٰت و ارض و جبال پر پیش فرمائی پھر ان سے فرمایا کیا تم ان امانتوں کو مع اس کی ذمّہ داری کے اٹھاؤ گے؟ انہوں نے عرض کیا، ذمّہ داری کیا ہے؟ فرمایا یہ کہ اگر تم انہیں اچھی طرح ادا کرو تو تمہیں جزا دی جائے گی اور اگر نافرمانی کرو تو تمہیں عذاب کیا جائے گا، انہوں نے عرض کیا نہیں اے

ربّ ہم تیرے حکم کے مطیع ہیں نہ ثواب چاہیں نہ عذاب اور ان کا یہ عرض کرنا براہِ خوف و خشیت تھا اور امانت بطورِ تخییر پیش کی گئی تھی یعنی انہیں اختیار دیا گیا تھا کہ اپنے میں قوّت وہمّت پائیں تو اٹھائیں ورنہ معذرت کر دیں، اس کا اٹھانالازم نہیں کیا گیا تھا اور اگر لازم کیا جاتا تو وہ انکار نہ کرتے۔

پھر اللہ عزوجل نے وہ امانت آدم علیہ السلام کے سامنے پیش کی اور فرمایا کہ میں نے آسمانوں اور زمینوں اور پہاڑوں پر پیش کی تھی وہ نہ اٹھا سکے کیا تو مع اس کی ذمّہ داری کے اٹھا سکے گا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے اقرار کیا۔

کیونکہ اباء خشوع کی نقیض ہے اور انسان میں چونکہ استعدادِ خشوع موجود تھی اس کی بدولت امانت کا بوجھ اٹھالیا اور خشوع کی تکمیل سجدے سے ہوتی ہے کیونکہ اسی سے صورتِ انسان و ہیئتِ نماز میں کمال درجے کے عجز کا اظہار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اسی سے روح کا عالمِ سفلی سے قطع تعلق احسن طریق سے ہوتا ہے اور مراتبِ انسانیہ و حیوانیہ و نباتیہ سے اعراض و عالمِ روحانی علوی کی طرف عروج اسی کے بدولت ہوتا ہے اور نفحاتِ الطافِ حق کے لئے کمالِ تعرض اسی سے ہوتا ہے۔　　　　(روح البیان جلد۔۱۔ ص۸۸۔۸۹)

نمازی کا دل بحالتِ نماز کدھر ہو؟

جس طرح نمازی کے جسم کا اس کے اصل کی طرف ہونا ضروری ہے اسی طرح نمازی کے دل کا بحالتِ نماز روحوں کی اصل (یعنی محمدِ مصطفیٰ ﷺ) کی طرف ہونا ضروری ہے کیونکہ حضور جانِ کائنات ﷺ تمام روحوں کی اصل ہیں اسی لئے حضور ﷺ کو ہر نمازی نماز میں یوں سلام کرتا ہے (السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ وبرکاتہ)۔　　　　(تفسیر نعیمی جلد۔۱۔ ص۱۱۷)

انہیں وجوہات کی بناء پر اگر رسول اللہ ﷺ کسی نمازی کو پکاریں تو اس پر واجب ہے کہ اپنی نماز چھوڑ کر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جائے جیسے کہ اللہ المجید فرقانِ حمید میں ارشاد فرماتا ہے:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَجِیۡبُوۡا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوۡلِ اِذَا دَعَاکُمۡ لِمَا یُحۡیِیۡکُمۡ ۚ وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ یَحُوۡلُ بَیۡنَ الۡمَرۡءِ وَقَلۡبِہٖ وَاَنَّہٗۤ اِلَیۡہِ تُحۡشَرُوۡنَ ﴿۲۴﴾ (پ۔۹۔ سورۃ الانفال ۲۴)

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی اور جان لو کہ اللہ کا حکم آدمی اور اس کے دلی ارادوں میں حائل ہو جاتا ہے اور یہ کہ تمہیں اسی کی طرف اٹھنا ہے۔

تفسیر: اس آیت کی تفسیر میں مفتی نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی تفسیرِ خزائن العرفان میں لکھتے ہیں: کیونکہ رسول کا بلانا اللہ ہی کا بلانا ہے۔ بخاری شریف میں سعید بن معلی سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھتا تھا مجھے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پکارا میں نے جواب نہ دیا پھر میں نے حاضرِ خدمت ہو کر عرض کیا یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نماز پڑھ رہا تھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو۔ ایسا ہی دوسری حدیث میں ہے کہ حضرت ابی بن کعب نماز پڑھ رہے تھے حضور نے انہیں پکارا، انہوں نے جلدی نماز تمام کرکے سلام عرض کیا، حضور نے فرمایا تمہیں جواب دینے سے کیا بات مانع ہوئی، عرض کیا حضور میں نماز میں تھا۔ حضور نے فرمایا کیا تم نے قرآنِ پاک میں یہ نہیں پایا کہ اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو عرض کیا بے شک آئندہ ایسا نہ ہو گا۔

نمازوں کی رکعتوں کے مختلف ہونے کی دو حکمت

پہلی حکمت: نماز دو یا تین یا چار رکعت اس لئے فرض ہوئی کہ حضور جانِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے شبِ معراج بعض ملائکہ کو دیکھا کہ بعض دو پروں والے تھے بعض تین والے اور بعض چار والے، پس اللہ تعالیٰ نے ان کی ہیئات کو انوارِ صلوٰات میں متشکل فرمادیا بایں طور کہ جب اعمال کے ملائکہ ارواحِ عبادات کو آسمان کی طرف لے جاتے ہیں تو یہ عبادات نورانی شکلوں میں متمثل ہوتی ہیں چنانچہ اس کے متعلق حدیثِ پاک میں وارد ہوا ہے:

اللہ تعالی نے ملائکہ کے پروں کو تین مراتب میں تقسیم فرمایا اور نمازی کو بھی انہی تین قسموں کے پر عطا ہوئے کہ وہ ان سے ملائکہ کے موافق ہو کر اللہ عزوجل کی طرف پرواز کرے تاکہ ملائکہ اس کے لئے استغفار کریں۔ (تفسیر روح البیان جلد۔ا۔ص۸۵)

دوسری حکمت: طبیب کے نسخے میں دوائیں مختلف وزن کی ہوتی ہیں کوئی دو ماشہ تو کوئی تین تولہ اور دواؤں کے یہ اوزان اس کی حکمت پر مبنی ہوتے ہیں اسی طرح نماز کی رکعتیں گویا روحانی نسخہ کے اوزان ہیں جو طبیبِ حقیقی کی حکمتوں پر مبنی ہیں۔ (تفسیر نعیمی جلد۔ا۔ص۱۱۷)

فجر کی دو رکعتوں کی حکمت: آدم علیہ الصلوٰۃ والسّلام جب جنّت سے زمین پر تشریف لائے دنیا آنکھوں میں تاریک تھی اور ادھر رات کی اندھیری آئی، انہوں نے رات کہاں دیکھی تھی بہت خائف ہُوئے، جب صبح چمکی دو ۲ رکعتیں شکرِ الٰہی کی پڑھیں، ایک اس کا شکر کہ تاریکی شب سے نجات ملی دوسرا اس کا کہ دن کی روشنی پائی انہوں نے نفل پڑھی تھیں ہم پر فرض کی گئیں کہ ہم سے گناہوں کی تاریکی دُور ہو اور طاعت کا نُور حاصل۔ (فتاوی رضویہ جلد۔۵۔ص۶۸)

ظہر کی چار رکعتوں کی حکمت: زوال کے بعد سب سے پہلے ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام نے چار رکعت پڑھیں جبکہ اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فدیہ اُترا ہے پہلی اس کے شکر میں کہ بیٹے کا غم دُور ہوا دوسری فدیہ آنے کے سبب، تیسری رضائے مولٰی سبحٰنہ وتعالٰی کا شکر، چوتھی اس کے شکر میں کہ اللہ عزوجل کے حکم پر اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے گردن رکھ دی، یہ ان کے نفل تھے ہم پر فرض ہُوئیں کہ مولٰی تعالٰی ہمیں قتلِ نفس پر قدرت دے جیسی اُنہیں ذبحِ ولد پر قدرت دی اور ہمیں بھی غم سے نجات دے اور یہود و نصارٰی کو ہمارا فدیہ کرکے نار سے ہمیں بچالے اور ہم سے بھی راضی ہو۔

کتاب (یعنی روضہ) کی عبارت یوں ہے: "تو ہمیں ظہر کی چار رکعتوں کا حکم دیا گیا کیونکہ ہمیں بھی اللہ تعالٰی نے شیطان کے مقابلے کی توفیق عطا فرمائی جس طرح ابراہیم علیہ السلام کو بیٹا ذبح کرنے کی توفیق بخشی اور

ہمیں بھی غم سے نجات دی جیسے ان کو دی تھی اور (یہود و نصاریٰ کو جہنم میں) ہمارا فدیہ بنایا جس طرح ان کیلئے (جنتی دُنبے کو اسمٰعیل علیہ السلام کا) فدیہ بنایا اور ہم سے بھی اللہ تعالٰی راضی ہوا جیسے کہ ان سے ہوا، اقول (میں کہتا ہوں) ان الفاظ کی بنسبت میری ذکر کردہ عبارت چھ ۶ وجوہ سے زیادہ عمدہ ہے اور یہ وجوہ سوچنے والے پر مخفی نہیں ہیں۔ (فتاوی رضویہ جلد۔۵۔ص۶۸۔۶۹)

عصر کی چار رکعتوں کی حکمت: نمازِ عصر سب سے پہلے یونس علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے پڑھی کہ اس وقت مولٰی تعالٰی نے انہیں چار ۴ ظلمتوں سے نجات دی: ظلمتِ لغزش، ظلمتِ غم، ظلمتِ دریا، ظلمتِ شکمِ ماہی۔ یہ اُن کے نفل تھے ہم پر فرض ہوئی کہ ہمیں مولٰی تعالٰی ظلمتِ گناہ و ظلمتِ قبر و ظلمتِ قیامت و ظلمتِ دوزخ سے پناہ دے۔ (فتاوی رضویہ جلد۔۵۔ص۶۸۔۶۹)

مغرب کی تین رکعتوں کی حکمت: مغرب سب سے پہلے عیسٰی علیہ الصّلوٰۃ والسلام نے پڑھی، پہلی اپنے سے نفی الوہیت، دوسری اپنی ماں سے نفی الوہیت، تیسری اللہ عزوجل کے لئے اثباتِ الوہیت کیلئے۔ یہ ان کے لئے نفل تھے اور ہم پر فرض ہُوئے کہ روزِ قیامت ہم پر حساب آسان ہو، نار سے نجات ہو، اُس بڑی گھبراہٹ سے پناہ ہو۔

(فتاوی رضویہ جلد۔۵۔ص۶۹)

عشاء کی چار رکعتوں کی حکمت: سب سے پہلے عشاء مُوسٰی علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے پڑھی جب مدائن سے چل کر راستہ بھُول گئے۔ بی بی کا غم، اولاد کی فکر، بھائی پر اندیشہ، فرعون سے خوف، جب وادیِ ایمن میں رات کے وقت مولٰی تعالٰی نے اِن سب فکروں سے انہیں نجات بخشی، لہذا انہوں نے چار نفل شکرانے کے پڑھے جو ہم پر فرض ہُوئی کہ اللہ تعالٰی ہمیں بھی راہ دکھائے، ہمارے بھی کام بنائے، ہمیں اپنے محبوبوں سے ملائے دشمنوں پر فتح دے آمین!

(فتاوی رضویہ جلد۔۵۔ص ۷۰)

احکامِ الٰہی کے مختلف ہونے کی حکمت

حکم شاذلیہ اور اس کی شرح میں مذکور ہے کہ اللہ تعالی کے علم میں تھا کہ انسان سے کئی مذاہب ظاہر ہوں گے تو پھر (بہ بنائے مصلحت) اپنی طاعات کے انواع بھی کئی مقرر فرمائے، تاکہ جب ایک نوع سے ملال کرے تو دوسری نوع میں شروع ہو کر راحت حاصل کرے۔ اور یہ بھی علمِ الٰہی میں تھا کہ انسان میں وہ حرص ہے جو اسے مختلف ملتوں کی طرف کھینچ کر اسے مقصودِ اعلیٰ تک پہنچنے سے روکے رکھے گا، تو پھر اس پر چند واقعات کی پابندی لگادی مثلاً آٹھوں پہروں میں پانچ وقت کی نماز، سال میں ایک ماہ کا روزہ، دو سو درہم سے پانچ درہم زکوۃ اور عمر بھر میں صرف ایک دفعہ حجِ بیت اللہ۔

پھر فرض کی تفاصیل کے لئے وہ وقت ہے جو دوسرے فرض کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ یہ سب کچھ انسان کے لئے رحمت اور اس کے عبد بننے کی سہولت کے موجبات ہیں تاکہ اس سے ان کی ادائیگی کا خیال ہٹ نہ جائے۔ نیز اللہ عزوجل نے اوقات میں وسعت کر دی تاکہ بندوں کو اس کی ادائیگی میں آسانی رہے۔

(روح البیان جلد۔ا۔ص ۸٦)

پانچ نمازوں کے ناموں کی حکمت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلام میں پانچ نمازوں کے جو نام رکھے ہیں ان ناموں میں بھی حکمتیں ہیں مثلاً:

فجر: فجر کا معنی صبح کی روشنی کے ہیں اور یہ نماز اسی روشنی کے وقت ادا کی جاتی ہے اس لئے صبح کی نماز کا نام فجر رکھا گیا۔

ظہر: ظہر دن کے آدھے ہونے کے وقت کو کہتے ہیں اور یہ نماز بھی دن کے آدھے ہونے کے بعد ہی ادا کی جاتی ہے اس لئے دوپہر کی نماز کا نام ظہر رکھا گیا۔

عصر: عصر آفتاب کے سرخ ہونے تک دن کے آخری حصے کو کہتے ہیں اس لئے اس وقت میں پڑھی جانے والی نماز کو عصر کا نام دیا گیا۔

مغرب: مغرب کا معنی آفتاب کے غروب ہونے کی جگہ یا وقت ہے پس یہ نماز بھی آفتاب کے غروب ہونے کے بعد ہی ادا کی جاتی ہے اس لئے اس نماز کا نام مغرب رکھا گیا۔

عشاء: عشاء رات کی ابتدائی تاریکی کو کہتے ہیں اور یہ نماز بھی رات کی ابتدائی تاریکی میں ہی ادا کی جاتی ہے اس لئے اس نماز کا نام عشاء رکھا گیا۔

فرضوں کے ساتھ سنن کی حکمت

اعتراض : چاہئے کہ نماز فرض ہی پڑھی جائے سنتوں کی کوئی ضرورت نہیں کہ اللہ تعالی کی جانب سے فجر میں دو، ظہر میں چار، عصر میں چار، مغرب میں تین اور عشاء میں چار رکعتیں ہی فرض ہیں؟ نیز فرض نماز میں صرف شرائط و فرائض اور واجبات ہی کی رعایت کی جائے نہ کہ سنن و مستحبات کی؟

جواب: سنتوں کے بغیر فرض ناقص ہیں بلکہ بغیر سنت فرض ادا ہو سکتے ہی نہیں، فرض کو سنت سے وہ تعلق ہے جو پانی کو کھانے سے ہے کہ بغیر پانی نہ تو کھانا تیار ہوتا ہے اور نہ کھایا جاسکتا ہے اسی طرح بغیر سنت نہ تو فرض ادا ہو سکتا ہے اور نہ پڑھا جاسکتا ہے مثلاً روٹی ہے یہ بغیر پانی بنتی بھی نہیں اور کھائی بھی نہیں جاتی۔ کھیت میں گیہوں پانی سے تیار ہوا پھر آٹا پانی سے گوندھا گیا، جب کھانے کے لئے بیٹھے تو ساتھ پانی بھی پیا گیا، جس ترکاری سے روٹی کھائی وہ بھی کھیت میں پانی سے تیار ہوئی پھر پانی ہی سے دھلی اور پانی ہی سے پکی۔

اسی طرح فرض سنت سے حاصل ہوتا ہے، نماز پڑھنے لگو تو کانوں تک ہاتھ اٹھاؤ، قیام، تلاوت، رکوع، سجدہ التحیات، سلام وغیرہ کی سنتیں ادا کرو تو فرض ادا ہو۔ پھر کوئی فرض نماز ایسی نہیں جس کے ساتھ سنتیں نہ پڑھی جائیں اسی طرح روزہ رکھنے کے لئے سحری کھانا، کھجور سے افطار کرنا وغیرہ سب سنت ہیں۔ زکوۃ کے پیسے

سے اپنے اہلِ قرابت کی خدمت کرنا سنت بلکہ فرض تو ہم پر بالغ ہونے کے بعد عائد ہوتے ہیں اور مرنے سے پہلے ہی ہمیں چھوڑ دیتے ہیں لیکن سنت مصطفی ﷺ پیدا ہوتے ہی ہمیں اپنے دامن میں لیتی ہے اور مرنے پر بھی بلکہ مرنے کے بعد بھی ہمارا ساتھ نہیں چھوڑتی، پیدا ہوتے ہی بچے کو غسل دینا، کپڑا پہنانا، ختنہ وعقیقہ کرنا وغیرہ سب سنت ہی تو ہیں، پھر زندگی گزارنا، پیٹ بھر کر کھانا، جوتا، پگڑی، کرتہ، اچکن وغیرہ پہننا یہ سب سنتیں ہیں۔

اکثر صورتوں میں نکاح کرنا اور بیوی بچوں کی پرورش کرنا، مکان بنانا وغیرہ یہ سب سنتیں ہیں اسی طرح مرتے وقت کلمہ پڑھانا، کفن کی ترتیب دینا، قبر کی نوعیت وغیرہ یہ سب سنتیں ہیں۔ بعدِ موت ایصالِ ثواب کرنا وغیرہ سنتیں ہیں اسی لئے ہمارا نام اہلِ فرض نہیں بلکہ اہلسنت وجماعت ہے۔

جو لوگ سنت نمازوں کے منکر ہیں ان کو چاہئے کہ نہ تو مکان بنائیں نہ دو وقتہ پیٹ بھر کر روٹی کھائیں، نہ عمدہ لباس پہنیں بلکہ مرنے لگیں تو جان بچانے کے لئے تھوڑے چنے کھا لیا کریں اور صرف ناف سے گھٹنوں تک کپڑا باندھا کریں اور سخت ضرورت کے بغیر نکاح ہرگز نہ کریں اور اپنا نام کچھ نہ رکھیں کیونکہ فرض صرف اسی قدر ہیں۔ پس سنت کا منکر کیسا منکر ہے؟ کہ نماز کی سنتوں سے انکار اور باقی تمام سنتوں پر عمل تعجب ہے!

(تفسیر نعیمی جلد۔۱۔ص۱۱۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایسے لوگوں کے بہکانے میں مت آنا کیونکہ حقیقت تو یہ ہے کہ سنتِ مصطفی ﷺ نے ہی ہم کو انسان بنایا اور بے شمار فوائد وفضائل ہمکنار کیا۔

رب عزوجل ہمیں ساری زندگی سنتوں پر قائم ودائم رکھے اور دوسروں کو سنتوں کی دعوت دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ کہ جہاں سنتوں پر عمل کرنے کی فضیلتیں ہیں وہیں سنتوں کو چھوڑنے کی وعیدیں بھی ہیں۔ حتی کہ فرمایا گیا کہ سنتوں کو چھوڑنے والا شفاعتِ مصطفی ﷺ سے محروم ہے(والعیاذ باللہ) جیسے کہ بہارِ شریعت جلد،۱، حصہ،۴، صفحہ نمبر۔۶۶۲ پر ہے:

جس نے سنت کو ترک کیا

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو میری سنت کو ترک کریگا، اسے میری شفاعت نہ ملے گی۔"۔

ایک دوسری حدیث میں ارشاد ہوا کہ: رسول اللہ ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے: "جس نے میری سنت سے منہ پھیرا وہ مجھ سے نہیں۔" (صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب الترغیب فی النکاح، الحدیث: ۵۰۶۳، ص ۴۳۸)

چھ اشخاص پر خدا اور رسول کی لعنت رسولُ اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چھ شخصوں پر میں نے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے لعنت فرمائی ہے اور ہر نبی کی دعا قبول ہوتی ہے: (۱)...تقدیر کا منکر (۲)...اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب میں اضافہ کرنے والا (۳)...زبردستی مُسَلَّط ہونے والا (حاکم) (۴)...اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حرام کو حلال ٹھہرانے والا (۵)...میری آل کے متعلق وہ باتیں حلال سمجھنے والا جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حرام کیا اور (۶)...میری سنت کو ترک کرنے والا۔ اس حدیثِ پاک کی سَنَد صحیح ہے۔ (الکبائر۔۷۶ کبیرہ گناہ ص ۱۳۰)

(المستدرک، کتاب التفسیر، سورۃ واللیل اذا یغشیٰ، باب ستۃ لعنھم اللہ۔۔۔الخ، الحدیث: ۳۹۹۶، ج ۳، ص ۳۷۵)

اعمالِ نماز کا شرعی جائزہ

نماز شروع کرنے سے پہلے تمام شرائطِ نماز بجالانا ضروری ہے ورنہ نماز ہی شروع نہیں ہوگی اور وہ چھ ہیں: (۱) طہارت (۲) سترِ عورت (۳) استقبالِ قبلہ (۴) وقت (۵) نیت (۶) تکبیرِ تحریمہ۔

(الدرالمختار، کتاب الصلوۃ، باب شروط الصلوۃ، ج ۲ ص ۸۹)

تکبیرِ تحریمہ: ان شرائط کو بجالانے کے بعد تکبیرِ تحریمہ کے لئے ہاتھ اٹھانا، ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر رکھنا، ہتھیلیوں اور انگلیوں کا پیٹ قبلہ رخ ہونا، تکبیر کے وقت سر نہ جھکانا، یہ تمام چیزیں سنت ہیں۔ تکبیر کہنا شرط و فرض ہے اور تکبیرِ تحریمہ میں لفظِ اللہ اکبر کہنا واجب ہے۔ نیز تکبیر کے بعد فوراً ہاتھ باندھ لینا سنت ہے۔

قیام: قیام یعنی کھڑا ہونا فرض ہے، دونوں پاؤں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ رکھنا مستحب ہے، مرد کے لئے ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا کہ چھنگلیاں اور انگوٹھا اغل بغل رکھنا اور باقی انگلیاں ہاتھ کی کلائی کی پشت پر رکھنا سنت ہے، قرائت کرنا فرض ہے، پہلے ثناء پھر تعوذ و تسمیہ پڑھنا سنت ہے اور ان تینوں کو ایک دوسرے کے فوراً بعد پڑھنا اور آہستہ پڑھنا سنت ہے، فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ باقی تمام نمازوں کی ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ پڑھنا، سورت ملانا یا قرآنِ پاک کی ایک بڑی آیت جو چھوٹی تین آیتوں کے برابر ہو یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا، جہری نماز مثلاً مغرب وعشاء کی پہلی اور دوسری رکعت اور فجر، جمعہ، عیدین، تراویح اور رمضان کے وتر کی ہر رکعت میں امام کا جہر (یعنی اتنی بلند آواز کہ کم از کم تین آدمی سن سکیں) سے قرائت کرنا اور غیر جہری نماز (مثلاً ظہر وعصر) میں آہستہ قرائت کرنا، سورۃ الفاتحہ کا سورت سے پہلے پڑھنا واجب، سورۃ الفاتحہ اور سورت کے درمیان آمین اور بسم اللہ پڑھنا اور آمین کو آہستہ پڑھنا سنت جبکہ سورۃ الفاتحہ اور سورت کے درمیان آمین اور اسم اللہ کے علاوہ کچھ اور نہ پڑھنا واجب ہے۔

رکوع: رکوع کرنا فرض ہے اور رکوع ہر رکعت میں ایک ہی بار کرنا، قرائت کے فوراً بعد رکوع کرنا واجب ہے، مرد کا گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑنا، انگلیاں خوب کھلی رکھنا، رکوع میں ٹانگیں سیدھی رکھنا، پیٹھ کو اچھی طرح بچھی ہوئی رکھنا، سر اونچا نیچا نہ رکھنا، رکوع کے لئے اللہ اکبر کہنا اور رکوع میں تین بار تسبیح پڑھنا سنت ہے۔

قومہ: رکوع سے قومہ یعنی سیدھا کھڑا ہونا اور کم از کم ایک بار سبحن اللہ کہنے کی مقدار ٹھہرنا واجب، اور رکوع سے قومہ کو جاتے وقت سمع اللہ لمن حمدہ، ربنا و لك الحمد کہنا، ہاتھ لٹکانا سنت ہے۔

سجدہ: قومہ سے فارغ ہو کر دو سجدے کرنا فرض، سجدہ ہر رکعت میں دو ہی بار کرنا، ایک سجدے کے بعد بالترتیب دوسرا سجدہ کرنا واجب، اور سجدے میں جانے کے لئے اور سجدے سے اٹھنے کے لئے اللہ اکبر کہنا، سجدے میں کم از کم تین بار سبحن ربی الاعلیٰ کہنا، سجدے میں ہتھیلیاں زمین پر رکھنا، ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی قبلہ رخ رکھنا، سجدے میں جاتے وقت زمین پر پہلے گھٹنے پھر ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی رکھنا جبکہ سجدے سے اٹھتے وقت اس کا الٹا کرنا، مرد کے لئے سجدے میں بازو کروٹوں سے اور رانیں پیٹ سے جدا رکھنا، کلائیاں زمین پر نہ

بچھانا سنت ہے، سجدے میں پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ زمین سے لگنا فرض ہے اور تین انگلیوں کا پیٹ لگنا واجب اور دسوں انگلیوں کا پیٹ اس طرح زمین پر لگانا کہ دسوں انگلیاں قبلہ رخ رہیں سنت ہے۔ (مراۃ المناجیح جلد دوم ص ۲۱)

جلسہ: جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا واجب ہے، جلسے میں سیدھا قدم کھڑا کر کے الٹا قدم بچھا کر اس پر بیٹھنا، سیدھے پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ کرنا دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا سنت ہے۔

قعدۂ اولیٰ: قعدۂ اولی واجب اور تشہد مکمل پڑھنا، فرض، وتر اور سنتِ مؤکدہ میں تشہد کے بعد کچھ نہ بڑھانا واجب ہے، مرد کا قعدہ میں بایاں پاؤں بچھانا، دونوں سرین اس پر رکھ کر بیٹھنا اور سیدھا قدم کھڑا رکھنا، سیدھے پاؤں کی انگلیاں اپنی حالت پر چھوڑنا، انگلیوں کے کنارے گھٹنوں کے پاس ہونا، التحیات میں شہادت پر اشارہ کرنا سنت ہے۔

قعدۂ اخیرہ: قعدۂ اخیرہ فرض ہے، تشہد مکمل پڑھنا واجب ہے، مرد کا قعدہ میں بایاں پاؤں بچھانا، دونوں سرین اس پر رکھ کر بیٹھنا اور سیدھا قدم کھڑا رکھنا، سیدھے پاؤں کی انگلیاں اپنی حالت پر چھوڑنا، انگلیوں کے کنارے گھٹنوں کے پاس ہونا، التحیات میں شہادت پر اشارہ کرنا، تشہد کے بعد درود شریف اور اس کے بعد دعا پڑھنا سنت ہے۔

خروجِ بصنعہ: یعنی قعدۂ اخیرہ کے بعد سلام یا بات چیت وغیرہ کوئی ایسا فعل قصداً کرنا جو نماز سے باہر کر دے فرض ہے (مگر سلام کے علاوہ کوئی فعل قصداً پایا گیا تو نماز واجب الاعادہ ہو گی)، دونوں طرف سلام پھیرتے وقت لفظِ السلام دونوں بار واجب ہے اور لفظِ علیکم سنت ہے، ان الفاظ کے ساتھ سلام پھیرنا السلام علیکم ورحمۃ اللہ، پہلے سیدھی طرف پھر الٹی طرف منہ پھیرنا، سلام میں ملائکہ کی نیت کرنا سنت ہے۔

نوٹ: ہر فرض وواجب کا اس کی جگہ ہونا واجب ہے اور دو فرض، دو واجب یا فرض وواجب کے درمیان تین تسبیح کی قدر وقفہ نہ ہونا بھی واجب ہے۔ (ماخوذ از نماز کے احکام ص ۱۹۳ تا ۲۳۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس اعمالِ نماز کے شرعی جائزے سے روزِ روشن کی طرح عیاں ہو گیا کہ صرف دو رکعت کی نماز میں چھ شرائط اور سات فرائض کے علاوہ کچھ واجبات اور باقی سنتیں ہیں اگر نماز سے سنتوں کو نکال دیا جائے تو نماز کس قدر برہنہ اور پھیکی پھیکی سی رہ جائے گی لیکن جونہی سنتوں کا اندراج ہوتا ہے تو اسی پھیکی پھیکی اور برہنہ نماز میٹھی میٹھی آراستہ وپیراستہ نظر آنے لگتی ہے۔

اللہ الودود کی بارگاہِ جود میں دعا ہے کہ ہم تمام مسلمانوں کو سنتوں بھری نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت اور ہر ماہ مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پر کر کے جمع کروانے کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بطفیل مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نمازوں کی پابندی نصیب ہو گی اور آپ کو نماز کی حلاوت محسوس ہو گی اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو مدینہ منورہ زَادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً کا نظارہ نصیب ہو گا۔

سویا ہوا نصیب جگادیجئے حضور　　میٹھا مدینہ مجھ کو دکھادیجئے حضور

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مِنی سینما گھر بند کر دیا

غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنّتوں پر عمل کی عادت ڈالنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہیے، سنّتوں کی تربیت کیلئے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے، کامیاب زندگی گزارنے اور آخِرت سنوارنے کیلئے مَدَنی انعامات کے مطابِق عمل کرتے ہوئے روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پُر کیجئے اور ہر مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمّے دار کو جمع کروایئے۔ آپ کی ترغیب و تحریص کیلئے ایک مدنی بہار گوش گزار کرتا ہوں چُنانچِہ ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ

صوبہ پنجاب کے ضِلع بہاول پور کی تحصیل ٹَیل والا میں ایک صاحِب (عمر تقریباً 37 سال) کا مِنی سینما گھر تھا، وہ روزانہ کئی شَو چلاتے جس میں سینکڑوں افراد فلمیں دیکھتے اور اپنی آنکھوں میں جہنَّم کی آگ بھرنے کا سامان کیا کرتے۔ علاوہ ازیں وہ کرائے پر فلموں کی وی۔ سی۔ ڈیز بھی دیا کرتے۔ ایک مبلِّغ دعوتِ اسلامی نے اِنفِرادی کوشِش کرتے ہوئے انہیں مدنی چینل چلانے کی ترغیب دی، خوش قسمتی سے اُن صاحِب نے کبھی کبھار مَدَنی چینل چلانا شروع کیا، جسے وہ خود بھی دیکھا کرتے۔ چند ہفتوں کے بعد یعنی 9 شعبانُ المعظم ۱۴۳۰ھ کو "یزمان" شہر میں ہونے والے "اجتماعِ ذکر و نعت" میں سینکڑوں اسلامی بھائیوں کے سامنے اُنھوں نے بتایا کہ مَدَنی چینل کی برکت سے میرے اندر خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ پیدا ہوا ہے میں نے گناہوں سے توبہ کر لی ہے اور اپنا مِنی سینما بند کر دیا ہے، نیز انہوں نے نمازوں کی پابندی کرنے، داڑھی شریف سجانے اور رَمَضانُ الْمبارَک میں دعوتِ اسلامی کے 10 دن کے اجتماعی اعتکاف میں بیٹھنے کی اچّھی اچّھی نیّتیں کیں۔ قادِریہ رضویہ سلسلے میں بیعت ہو کر حضورِ غوث اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کے مُرید بن گئے۔ اُنھوں نے فلموں وغیرہ کی تقریباً 40 ہزار روپے مالیت کی ویڈیو سی ڈیز ضائع کر دیں۔ مِنی سینما کی جگہ پر مکتبہ قائم کیا جس میں مکتبۃُ المدینہ کا سامان یعنی کتابیں، وی سی ڈیز وغیرہ رکھیں اور رزقِ حلال کمانے میں مصروف ہو گئے۔ اللہ عَزَّوَجَلّ انہیں اور ہمیں استقامت نصیب فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم (غیبت کی تباہ کاریاں ص ۳۳۳، ۳۳۲)

گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی
مجھے نیک بندہ بنا یاالٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

وما علینا الا البلاغ

محمد شفیق خان عطاری المدنی فتحپوری (بروز ہفتہ ۲۴ جمادی الاولی ۱۴۳۹ھ بمطابق ۱۱ فروری ۲۰۱۸ء)

اسلامی احکامات کی حکمتیں (حصہ سوم)

خصوصی و عمومی امامت کورس اپریل ۲۰۱۸

موضوع

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی حکمت

ملاحظہ فرمائیں

مصنف

مولانا محمد شفیق خان عطاری المدنی فتحپوری

اسلامی احکامات کی حکمتیں حصہ اوّل موضوع عقائد کی حکمتیں

مولانا محمد شفیق خان العطاری المدنی فتحپوری کی عقائد کی حکمتوں پر مشتمل کتاب میں آپ پڑھ سکیں گے:

☆...دنیا کو بنانے والا ایک کیسے ہے؟	☆...اللہ کو اللہ کیوں کہتے ہیں؟
☆...اللہ کے کل نام کتنے ہیں؟	☆...اللہ کا ہونا کیوں ضروری ہے؟
☆...اللہ مکان سے کیوں پاک ہے؟	☆...اللہ ہے تو دکھائی کیوں نہیں دیتا؟
☆...کیا اللہ سوتا بھی ہے؟	☆...اللہ کا مخلوق ہونا محال ہے
☆...عبادت کے لائق صرف اللہ ہے	☆...امامِ اعظم اور دہریہ
☆...سیبویہ نحوی کی مغفرت کا راز	☆...اللہ احکم الحاکمین ہے

☆...اللہ کا وہ کون سا نام ہے جس کو کوئی نہیں جانتا

مراجع

ش	کتاب کا نام	مصنف / مؤلف	مطبوعات
1	کنز الایمان	امام احمد رضا خان بریلوی	مکتبۃ المدینہ
2	خزائن العرفان	مفتی نعیم الدین مراد آبادی	مکتبۃ المدینہ
3	روح البیان	علامہ اسمٰعیل حقی	رضا اکیڈمی
4	تفسیر نعیمی	مفتی احمد یار خان نعیمی	رضا اکیڈمی
5	تفسیر کبیر	امام فخر الدین رازی	دار الفکر بیروت
6	فتاوی رضویہ	امام احمد رضا خان بریلوی	برکات رضا انڈیا
7	بہار شریعت	مفتی امجد علی اعظمی	مکتبۃ المدینہ
8	مراۃ المناجیح	مفتی احمد یار خان نعیمی	اسلامک پبلشر
9	نماز کے احکام	امیر اہل سنت	مکتبۃ المدینہ
10	صحیح بخاری	امام محمد بن اسمٰعیل بخاری	دار الفکر بیروت
11	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج نیساپوری	دار ابن حزم
12	سنن ابو داؤد	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث	دار الفکر بیروت
13	سنن نسائی	امام احمد بن شعیب	دار الکتب علمیہ
14	جامع الترمذی	امام محمد بن عیسی ترمذی	دار الفکر بیروت
15	شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی	دار الکتب علمیہ
16	مجمع الزوائد	امام نور الدین حیثمی	دار الفکر بیروت
17	المسند	امام احمد بن حنبل	دار الفکر بیروت
18	احیاء العلوم	امام غزالی	مکتبۃ المدینہ
19	الکبائر	امام حافظ شمس الدین ذہبی شافعی	مکتبۃ المدینہ
20	در المختار	علامہ ابن عابدین شامی	دار المعرفۃ
21	حکایتیں اور نصیحتیں	مبلغ اسلام شیخ شعیب	مکتبۃ المدینہ
22	فیضان فاروق اعظم	المدینۃ العلمیہ	مکتبۃ المدینہ

23	بہشت کی کنجیاں	المدینۃ العلمیہ	مکتبۃ المدینہ
24	نصاب اصول حدیث	المدینۃ العلمیہ	مکتبۃ المدینہ
25	حدائقِ بخشش	امام احمد رضا خان بریلوی	مکتبۃ المدینہ
26	وسائل بخشش	امیر اہل سنت	مکتبۃ المدینہ

فہرست

مصنف کی دیگر کتابیں

☆...شفیق المصباح شرح مراح الارواح اردو

☆...شفیقیہ شرح الاربعین النوویہ اردو

☆...شفیق النحو شرح خلاصۃ النحو

☆...دینی و دنیوی امور کی حکمتوں پر مشتمل کتاب بنام ایسا کیوں؟

☆...اسلامی احکامات کی حکمتیں حصہ اوّل عقائد کی حکمتیں

☆...اسلامی احکامات کی حکمتیں حصہ دوم پانچ نمازوں کی حکمت

☆...اسلامی احکامات کی حکمتیں حصہ سوم جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی حکمت

☆...اسلامی احکامات کی حکمتیں حصہ چہارم سری اور جہری نماز کی حکمت

☆...اسلامی احکامات کی حکمتیں حصہ پنجم وضوء کی حکمت

☆...ما فعل اللہ بك؟ حصہ اول

☆...ما فعل اللہ بك؟ حصہ دوم

☆...ما فعل اللہ بك؟ حصہ سوم